REGISTRED L No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۰	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے	۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۰	نمبر ۴۹

۹- ویدک تصنیفات ۱ آنہ
۱۰- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳ پائی

چاہئے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور ان سے پوری واقفیت حاصل کرے +

خاصکر مسیحیوں کیلئے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو ۴/ ۸/
۲- مسیح کی تعلیم - رومن ۸/ ۱۲/
۳- مسیح کا نمونہ ۸/
۴- روح سے معمور زندگی ۴/
۵- طریق دعا ۴/
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے ۴/
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴/
۸- القاب مسیح ۴/
۹- اوراد سیرت المسیح ۸/
۱۰- راحت القلوب ۲/
۱۱- مسیح کے خاص دوست ۸/
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴/
۱۳- انجیل داؤد ۲/
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶ پائی
۱۵- خانْدانی فرائیض - ۴/ اردو ۱۲/ رومن ۸/

ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجئے اور اگر وہ آپ کے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدئے اور ان کا مطالعہ کیجئے خاصکر خاندانی فرائیض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (ولیکی) ۳/
۲- مسیح کی زندگی (سٹاکر) ۱۲/
۳- حیات پولس ۴/
۴- تاریخ مذہب ۸/
۵- تاریخ روم ۸/
۶- تاریخ مصر ۸/
۷- مرقع روس ۸/
۸- یروشلم کے آخری ایام ۳/
۹- سکندر اعظم ۲/
۱۰- یونانی تواریخ ۶/
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳/
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات ۲/
۱۳- چارلس - ایچ - سپرجن کی سوانح عمری ۱/
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری ۳/

ہر ایک آدمی جو فرصت کا وقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہو سکتا ہیں مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

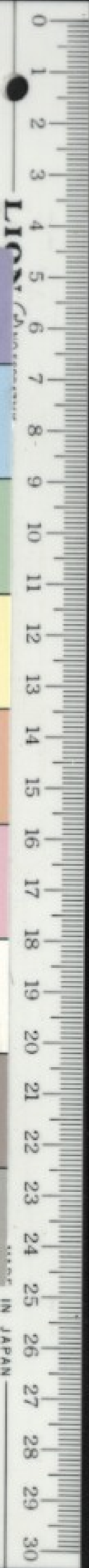
۱- پاسٹر ہشی - ایک چینی پاسٹر ۶/
۲- مارکو پولو ۸/
۳- انگلستان کے خانگی حالات ۶/
۴- روستہ الکبرٰا ۶/
۵- سیر ہند معہ تصویریں ۱۰/
۶- شہیدان کارتھج ۱۲/
۷- حالات جاپان ۳ و ۸/
۸- طلائی شمعدان ۴/
۹- رابنس کروسو ۱۲/
۱۰- طیطس رفیق صلیب ۸/
۱۱- رامپال سنگھ رومن ۸/
۱۲- رامپال سنگھ اردو ۴/
۱۳- تلاش حق اردو ۴/
۱۴- تلاش حق رومن ۶/
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات ۶/
۱۶- سورج پرکاش ۶/ و ۱۲/
۱۷- عزت بیشال ۵/ و ۸/
۱۸- چندر لیلا ۲/ و ۶/
۱۹- ابن حمد ۸/
۲۰- زرین ملک کی تلاش ۸/
۲۱- شعاع نور - اول و دوم حصہ ۵/
۲۲- ھلنی اور کرونا ۴/
۲۳- یوڈیاس اگاسٹے ۱۲/
۲۴- تارا کا حال ۱۳/
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دوم ۱۰/
۲۶- کلیاں اور مالیا ۲/
۲۷- فوز العظیم ۲/
۲۸- دولت لازوال ۸/

یہہ سب کتابیں خاصکر جوان مرد اور عورتوں کے لئے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور ان کے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے +
خاندانی لائبریری کے لائق ہیں اور سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں بلکہ ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں +

متفرقات

۱- معجزات مسیح ۱۰/
۲- واعظیں از مسیحی تین جلدیں ۱۰/
۳- نجات کی تعلیم ۱۲/
۴- تنویر الاذہان فی فصاحت القرآن ۸/
۵- آگسٹن کے اقرارات ۱۰/
۶- عیسائی مسافر تصویردار ۱۲/
۷- راہ زندگی ۱۲/
۸- موازنہ مذاہب رومن ۸/
۹- گنجینۂ اسلام ۸/
۱۰- دین حق کی تحقیق ۳/
۱۱- کشف الحقائق ۸/
۱۲- خدا کی ہستی ۱۲/
۱۳- حقیقت مسیح ۸/
۱۴- حیات مسیح ۱۲/
۱۵- بائبل کا الہام ۸/ و ۱۲/
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ و حکومت ۸/
۱۷- راہ نجات ۴/
۱۸- عہد جدید ۸/
۱۹- ایک چینی سیاہ کا سفرنامہ ۳/
۲۰- مشاہیر عالم ۲/
۲۱- ہند میں گورنمنٹ ۱/
۲۲- دو سوال - ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی ۳/
۲۳- شادی کی بابت ۱/
۲۴- تاریخ طاعون ۶ پائی

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی - پی - یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

لودیانہ - جمعہ ۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

مسٹر عبدالرحمٰن نثار امریکہ الکٹریکل انجینیرز انسٹیٹیوٹ کے ممبر منتخب کئے گئے ہیں۔ آپ دوسرے ہندوستانی اور اوّل مسلمان ہیں جنہوں نے ایسا عالیشان اعزاز حاصل کیا ہے علاوہ ازیں مسٹر نثار الیومینیٹنگ انجینیرنگ سوسائٹی کے بھی ممبر ہیں۔ اس سوسائٹی میں کسی ہندوستانی کو اس سے پہلے ایسا فخر نصیب نہیں ہوا تھا۔ وہ ابھی تک برقی انجینیرنگ میں برابر سٹڈی کرتے ہیں اُن کا ارادہ امریکہ کو چھوڑ کر یورپ کے برقی کارخانوں میں کام کرنیکا ہے۔ جہاں اُن کے واسطے میدان وسیع پایا جاتا ہے۔

آج ملک معظم لنڈن پہنچے اور قبل برخاستگی پارلیمنٹ کے کارروائی کرنے کے لئے پریوی کونسل کا جلسہ منعقد فرمایا آج شام کو ملک معظم نے پارلیمنٹ برخاست کر دی صرف مسٹر چرچل ہی وزرا میں سے موجود تھے۔

عدان سے تار آیا ہے کہ ملاؤں نے استہ مواضعات مخالفین پر حملہ کیا اور عورتیں اور بچے اور مویشی چھین کر لے گیا۔

پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ سرزمین شام میں ہیضہ پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے مقدس مقامات کی زیارت کے لئے اگر شیعہ صاحبان امسال اودھر کا عزم نہ کریں تو بہت بہتر ہے۔

روئی اس قدر گراں ہو گیا کہ بمبئی ایک بہت بڑے کارخانہ نے پانچ ہزار مزدوروں کو جواب دے کے اپنا کارخانہ بند کر دیا۔

افغان برٹش کمیشن نے منجملہ دیگر امور متنازعہ کے ایک یہ معاہدہ بھی کیا ہو کہ جس قدر مشہور بدمعاش اور ڈاکو ہیں وہ ہندوستان اور افغانستان کی سرحد سے پچاس پچاس میل دور رکھے جاویں یعنے افغانی بدمعاش جو برٹش علاقہ میں آباد ہیں انکو سرحد سے ۵۰ میل دور رکھا جاوے اور جو سرحدی بدمعاش افغانی علاقہ میں آباد ہیں وہ بھی ہماری سرحد سے ۵۰ میل فاصلہ پر رہیں گے۔

تین پارسی بہت جلد بمبئی سے بایں غرض پشاور جائینگے کہ وہاں سے بائیسکل پر سوار ہو کر بمبئی واپس آویں۔ ان دونوں مقامات کا درمیانی فاصلہ ۲۰۰۰ میل ہے۔

سرحد پر محسودوں نے پیادہ ملٹری فرقے پر جو ٹانک پڑا میں رہتا ہے حملہ کیا اور دو کو قتل اور ۲ کو زخمی کر کے ۸ بندوقیں اور ۷۰ اونٹ زبردستی چھین کر لے گئے۔

پشاور کا ایک دھوبی شہر سے کچھ فاصلہ پر کپڑے دھو رہا تھا کہ یکایک چند بدمعاشوں نے اُسے آ گھیر لیا اور تمام کپڑے چھین کر چلدیے۔

یکم جنوری سے ۱۳ اکتوبر تک ۱۷۹۰۵۳۰ ٹن چاول برہما سے باہر بھیجے گئے منجملہ ان کے ۳۶۹۷۱۱ ٹن چاول یورپ گئے اور ۱۳۲۳۴۱۹ ٹن دوسرے ممالک میں ارسال ہوئے۔

وزیر ابوال (دون) مورخہ ۲۵ اکتوبر سے جدہ کی گینگ مل کا ایک حصہ زمین میں دھنس گیا اور موقعہ کے غیر محفوظ ہونیکا خوف ہے کیونکہ زمین دھنس جانیکا یہ چوتھا واقعہ ہے۔ نقصان رسیدہ قوم کی مرمت نہایت تیزی سے ہو رہی ہے اور اُمید ہے کہ ایک ہفتہ کے بعد کام شروع ہو جاویگا

چینی جلاوطن گوالی جو مقامی گورنمنٹ کے حکم سے گزشتہ سال جلاوطن کر دیا گیا تھا پھر واپس آ گیا ہے اور مقامی گورنمنٹ کے آیندہ احکام کے انتظار میں زیر حراست ہے۔

کلکتہ میں ایک شخص گورنمنٹ ہیس کے راستہ پر ایک شخص کو لیٹا ہوا دیکھکر پولیس انسپکٹر ڈر گئے کو کچھ شک گزرا اور جب انہوں نے تھانہ میں لیجا کر اُس کی تلاشی لی تو اُس کے پاس سے ۱۲۰ اشرفیاں برآمد ہوئیں۔ انسپکٹر صاحب نے ہر چند اس سے سوالات کئے لیکن اُس نے ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکالا اور زیادہ زور دینے پر صرف اتنا کہا کہ کچھ نہ بتاؤنگا۔ پولیس نے ابھی تک اُسکو حوالات میں رکھ چھوڑا ہے۔

جھنگ میں مشہور معشوقہ ہیر کی قبر ہے اور مسلمان اور ہندو عورتیں وہاں شیرینی چڑھانے جاتی اور دعائیں مانگتی ہیں جھنگ ہندو سبھا کے ایک جلسہ پر بابا گنگا دیال ایڈیٹر جھنگ سیال نے یہ تجویز پیش کی کہ میلہ پر ہندو عورتیں نہ جاویں۔ حاضرین نے تائید کی اور یہ تجویز منظور ہو کر حاضرین کے دستخط لئے گئے۔ مہاشہ بابا گنگا دیال کے ذمہ ڈیوٹی لگائی گئی ہو کہ وہ سارے شہر والوں سے دستخط کرائیں۔ اور اُن کی برادری کا حکم سُنائیں۔

جاپان کے ایک کاریگر نے بانس کے چھلکوں سے روئی بنانے کی ترکیب نکالی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ بناوٹی روئی اگرچہ اصل روئی سے دُوہی گُنا زیادہ مہنگی اور اس سے اچھا کام دیگی۔

ایڈیٹوریل نوٹس

خود انکاری

نمبر ۲

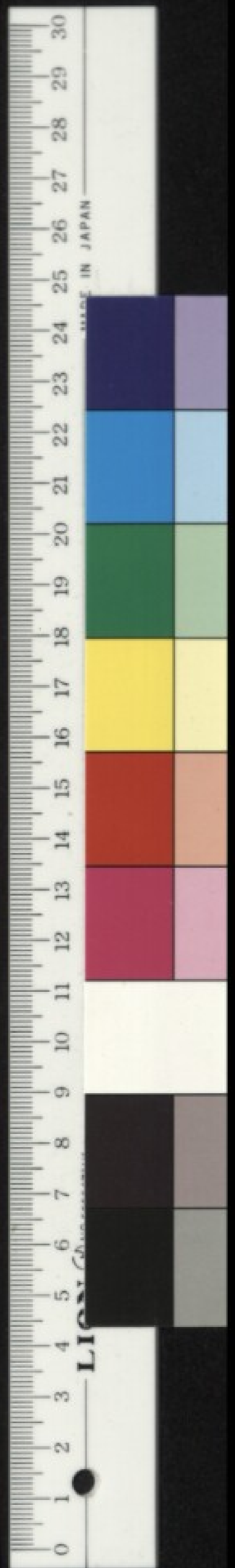
خود انکاری کا بڑا اعجازی فعل اسوقت سمجھا جا سکتا ہے۔ جبکہ خود انکاری کرنیوالا شخص بذات خاص ایسی صفتوں سے متصف ہو اور اُس کی حیثیت اتنی بڑی ہو جو ہر صورت سے اُس کیلئے تمام سامان عیش و عشرت اور خوشی و شادمانی کے حاصل ہوں اور جب ضرورت پڑے تو وہ اپنی مرضی اور رغبت سے اُن سب سامان عیش کو جو اسکو ہمہ وجوہ بافراغت ملے ہوئے ہیں چھوڑ کر اُن کے آرام اور آسائش کو ترک کرکے بجائے اُن کے دکھ تکلیف اور مصیبت اختیار کرے سب کچھ حاصل ہوتے ہوئے بھی وہ دوسروں کی بہتری اور بہبودی کے لئے اُن سب کو چھوڑ دے ایسے شخص کو خود انکار کہہ سکتے ہیں اور اگر خود اسکو یہ باتیں حاصل نہیں ہیں تو وہ خود انکاری کا فعل نہیں کر سکتا۔

سب سے بڑا خود انکار وہ ہو جو اپنے درجے و رتبے اور شان و شوکت میں سب سے بڑا ہو پر ان سب کو دوسروں کی بھلائی کے مطلب کے لئے ترک کر دے اور ایسا ایک ہی خدا مجسم شخص ہے جس کا نظیر دنیا میں صرف وہ ہی ہے اُس کی شان اور عظمت ایزدی ہے وہ خدا کے جلال کی رونق اور اُس کی ماہیت کا نقش ہے اس کا نام یسوع رکھا گیا ہے۔ انجیل مقدس میں اُس کا مفصل حال بے کم و کاست مرقوم ہے اور ہمارے ملک کے لوگ اُس کی خبر بخوبی پا چکے ہیں لاکھہا طالب علم مشن اسکولوں میں انجیل کو پڑھتے اور مبشروں کے وسیلے سے بر بازار اُس کی انجیل کی بشارت تمام ملک میں ہوتی ہے اور اس طرح سے اب یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں ہے۔ بلکہ اس سب سے بڑے خود انکار کا چرچہ دنیا میں چہار سو پھیل چکا ہے۔ اس خود انکار نے خدا کے ساتھ آسمانوں پر شان الٰہی کو رکھتے ہوئے غنیمت نہ جانا بلکہ بلند آسمان کی شان و شوکت اور جاہ و جلال کو ترک کر دیا اور عفتی اور پیار فسیان زمین پر اُتر آیا اور خاکی کی صورت جو اُس کے درجے سے نہایت کمتر تھی اختیار کی اور آسمان کی تمام خوشیوں اور آرام کو چھوڑ کر اس دنیائے دون کی انواع و اقسام کی مصیبتوں میں آگر دیہ کیا اور مجرم انسان کے عوض خود کو اُس کی جگہ انصاف کے بھاری تقاضہ کے مطابق سزا اور دکھ اور پھر لعنت کے نیچے آنے دیا۔ جگہ گنہگاروں کے بدلے صلیبی موت کو جو بڑی بیعزتی کا نشان تھی اختیار کر لیا کیا یہ تمام باتیں کچھ کم وقعت رکھتی ہیں۔ کیا ان سے بڑھ کر کوئی خود انکاری ہو سکتی ہے؟ ایسی بڑی قدر و منزلت کو چھوڑنا اور ایسی ذلیل اور پست حالت کو اختیار کرنا کیا نہایت عجیب قسم کی خود انکاری نہیں ہے؟

ہمعصر اخبار عام مطبوعہ ۲ دسمبر ۱۹۱۰ء میں اُس کے ایڈیٹر صاحب نے "تہذیبوں کی لڑائی کا نتیجہ" کے عنوان سے نہایت عجیب و غریب خیالات پیش کئے ہیں جن پر اس وقت ہم کچھ لکھنا مناسب نہیں سمجھتے لیکن اُس کے ضمن میں ایڈیٹر صاحب ایک دوسرے عنوان "مشرقی تہذیب کی خوش قسمتی کی ایک وجہ" سے ذیل کی عبارت تحریر کرتے ہیں "ہندوؤں اور مسلمانوں کے خاص مشرقی مذاہب کی ایک بڑی خوش نصیبی یہ ہے کہ اُنکی پاک روحانی کتابیں اپنی اصلی اور مقدس زبانوں میں محفوظ چلی آتی ہیں لیکن مغربی اقوام کے مذہب پاک میں یہ خوبی نہیں اُن کی انجیل مقدس بجائے اصل زبان کے مختلف اقوام کی مختلف زبانوں میں ہے۔ اُن کے محرکات اور خیالات اپنے قدیم اور اصلی لباس میں نہیں ہیں۔ اور اس کے علاوہ ایک اور خرابی اور نقص یہ ہے کہ انجیل مقدس کے معانی مختلف تشریحوں اور لغات مغربی کی طرح وقتاً فوقتاً اصلاح کئے جاتے ہیں تاکہ اُن کے مقاصد غیر اقوام کے لازمی حملوں سے محفوظ رہیں یہ کوشش بہت ہی نیک نیتی سے اور دور اندیشی کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ لیکن اس سے جو ضیاع و نقائص اصل حقیقت کے پیرایہ کے لحاظ سے لازم طور پر وقوع میں آنا ممکن ہیں اُس کا قیاس کرنا بھی کچھ مشکل نہیں ہے" لیکن یہ سوال دیگر ہے اور عیسائیوں کے مقدس معابد کی صاحبان کی کوشش کچھ بھی غیر کو اعتراض کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے تو بھی اسباب کے قبول کرنے میں ہمارے عیسائی بزرگوں کو بھی تامل نہ ہوگا کہ جو انجیل مقدس اُن کے مذہب و شائستگی کی بنیاد میں ہے وہ اصل میں انگریزی یا کسی یوروپین زبان میں نہیں ہے بلکہ عبرانی زبان میں نازل کی گئی ہے۔ جیسے کہ مسلمانوں کا قرآن شریف عربی زبان میں اور ہندوؤں کے وید پران اور تمام شاستر سنسکرت کی دیوبانی میں چلے آتے ہیں۔ افسوس کہ ایڈیٹر صاحب نے ناحق ناواقفی کی وجہ سے شائستگی اور بد تہذیبی کا الزام انجیل مقدس کی تعلیم پر لگایا اور اس طرح سے فضول اعتراض اُٹھایا کیا خوب ہوتا کہ ایڈیٹر صاحب ذرا عقل و فکر کو کام میں لاکر ایسی تحریر کو پیش کرتے جس سے اُنکے کہنے کا ثبوت ملتا جو جو باتیں ایڈیٹر صاحب نقص بتاتے ہیں اُنکی ضرورت ملک محسوس کر رہا ہے کیا قرآن اور وید کے ترجموں کی ضرورت نہیں کہلائی جاتی؟ اگر انجیل مقدس کے ترجمے ہوئے تو کیا برا ہوا؟ اصل تو موجود ہے جو چاہے اصل زبان میں پڑھے یا ترجمہ دیکھے افسوس کہ ناحق باتوں سے اخبار کے کالم پر کئے جاتے ہیں ہمارے خیال میں تہذیب کا کچھ بھی تعلق ان باتوں سے نہیں ہے یہ تو بالکل ایک علیحدہ بات ہے۔

ریوٹر شنگھائی سے لکھتا ہے کہ شمالی حصہ چین میں تیس لاکھ آبادی زیر اثر قحط ہے۔ گو بہت بڑے رقبہ میں قحط ہے مگر ۱۹۰۷ء کا سا سنگین قحط نہیں ہے۔

ہمعصر پرکاش مطبوعہ ۲ نومبر ۱۹۱۰ء میں ماسٹر لکھیا رام صاحب بی۔ اے کے مضمون کا سلسلہ چلا ہے جس میں وہ سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی خوبیوں کا ذکر بڑے کر و فر سے کر رہے ہیں اور دیگر تمام کو اُن کے مقابلہ میں ہیچ و پوچ بتا رہے ہیں۔ چنانچہ صاحب موصوف خداوند یسوع مسیح کی کچھ تعریف کرنیکے بعد جنکا ذکر گذشتہ نور افشاں میں کر چکے ہیں۔ اُس کی صلیبی موت کا ذکر کرکے لکھتے ہیں کہ "



میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے۔ بالآخر تنگ مسیح کے ان اشلوکوں بھرے ہوئے شبدوں پر وچار کرکے ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ مسیح کے ایشور درشوامی کی پریکشا کا سمے آیا اور مسیح اس پریکشا میں فیل ہوگیا۔ مسیح کی نش کی اصلی پریکشا ہے تیسرے دن قبر میں سے نکل جانا اور یہ کہہ کر کہ اے موت تیرا ڈنگ کہاں ہے۔ مرتیو پر جے کا فخر ایک تماشا کتھا نہیں تو اور کیا ہے؟

ماسٹر صاحب بڑی غلطی کھا رہے ہیں جبکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس آزمائش میں مسیح فیل ہوگیا۔ نہیں ایسا نہیں ہوا بلکہ ایسا کہنا واقعات کو الٹ پلٹ کر دینا ہے۔ واقعات تو صاف دکھلا رہے ہیں کہ وہ موت سے ڈرتا نہیں تھا بلکہ اس نے صاف کہا تھا کہ میں اسی لئے آیا ہوں۔ بلکہ اس نے پیشتر ہی سے کہہ دیا تھا کہ ضرور ہے کہ ابن آدم مارا جاوے اور دکھ اٹھاوے اور مُردوں میں سے تیسرے دن جی اٹھے۔ اگر وہ موت سے ڈرتا اور تازہ اُفش ہونا کا مِیا ہوتا تو وہ ضرور مرنے کے لئے اپنے آپ کو یہودیوں کے حوالے ہرگز نہ کرتا بلکہ بھاگ جاتا۔ نہیں واقعات بیان کرتے ہیں کہ وہ خود ان کے قبضہ میں ہوگیا اور جو کچھ وہ کرتے تھے اس نے انکو کرنے دیا اور حتیٰ کہ انکے ہاتھ سے صلیب پر لٹکایا گیا۔ یہ سوال لازم آتا ہے کہ اس نے منہ بھرا فقرے کیوں کہے؟ اس کا سبب یہ تھا کہ وہ ایسا کہنے سے عالم پر ظاہر کرے کہ اس نے کس قدر دکھ اور مصیبت اس نجات کے اہم کام کے پورا کرنے کیلئے اٹھائی ہے اور کہ اس نے پوری گناہ کی سزا اپنے اوپر لے لی ہے۔ اور پور اکفارہ دیا ہے۔ اور کسی طرح کے کسی تکلیف سے اس کے باپ نے جو عدل و انصاف کو پورا کرنا چاہتا تھا اس سے رعایت نہیں کی اور بجائے فیل ہونے کے یسوع مسیح اسی میں تو کامیاب ہوا ہے۔ موت کو برداشت کیا ہے اور زندہ ہو کر مسبات کا ثبوت دیا ہے کہ وہ کامل نجات دہندہ ہے۔ ایڈیٹر صاحب ایک واقعات کو لیکر انکو اپنے دلیل بناتے ہیں اور دوسرے واقعہ کو تماشا کہتے ہیں جو واقعی اگر خداوند یسوع نہ مرتا تو وہ زندہ بھی نہ ہوتا کیونکہ وہ قادر نجات دینے والا تھا وہ گنہگاروں کے بدلے جان بحق ہوا اور پھر زندہ ہوگیا۔ وہ فیل نہیں ہوا بلکہ وہ پورے طور سے کامیاب ہوا اور اب ہم کامیاب ہو کر نجات دیتا ہے کہ اس کامیابی کا نتیجہ گنہگاروں کی نجات ہو۔ اب جو کوئی اس پر ایمان لاوے وہ ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ:۔ اگرچہ اسلام کے دشمنوں نے اس طرح متفق ہو کر دین اسلام کی بنیادیں ہلا دینے کی کوشش میں بال بھر کا بھی فرق نہیں چھوڑا تھا۔

اقول۔ دین اسلام کی بنیاد ہلانے کی کونسی بات مخالفوں نے کی ہے کوئی بحث کی ہے دینی مقابلہ کیا ہے؟ ہاں لڑائی جھگڑے کی بابت کہو تو یہ ان کا عادی دستور ہی چلا آتا تھا۔ پھر دین کے ساتھ سب باتوں کا تعلق ظاہر کرنا بالکل خلاف عقل بات ہے۔ دین کو دنیاوی جنگوں سے کیا مطلب۔ دین کے معاملے میں ان لوگوں نے کیا کیا؟ ایڈیٹر صاحب اسبات کا جواب مہربانی سے دیں تاکہ معلوم ہو کہ دین کی مخالفت کن باتوں میں ہوتی۔

قولہ سوہ نا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی میں کوئی بھی ایسی مثال نہیں ہے جہاں کسی فرد یا قوم کو اسلام لانے پر مجبور کیا گیا ہو یا انکار پر سزا دی گئی ہو۔

اقول۔ میور صاحب نے لایف آف محمد میں اسبات کو بخوبی دکھلا دیا ہے اور واقعات سے بھی ثابت کر دیا ہے۔ پر آپ کا تعصب کب اسکو قبول کرتا ہے اور پھر قرآن کی شہادت صاف موجود ہے کہ کافروں کو قتل کرو اور ان سے لڑو تو اس سے زیادہ اور کیا ثبوت آپ چاہتے ہیں۔ اگر بلا جبر و اکراہ لوگوں کو حلقہ اسلام میں داخل نہیں کرنا تھا تو اتنے غزوہ و سریے کیوں عمل میں لائے گئے اور کیوں ایسے لوگوں سے جو اسلام نہ لاتے تھے۔ جزیہ لیا گیا؟ یہ تمام باتیں صاف اشکار کرتی ہیں۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے یہ باتیں مفید ثابت ہوئیں اور اسلام خوب پھیلا۔

قولہ۔ مخالفت اور لڑائیاں اسلام کی اشاعت میں سد راہ ضرور ہوئیں۔

اقول۔ ہمارے خیال میں تو یہی خاص باتیں ترقی اسلام کا سبب تھیں اگر اسلام بت پرستی اور دوسری باتوں کی مخالفت نہ کرتا تو کیونکر وہ ان میں سے علیحدہ ہوتا اور اسلام کا طریقہ کیونکر جاری ہوتا؟ اور جنگ اور جدل نہ ہوتے تو کیونکر آزادگی اور حکومت حاصل ہوتی جسکی وجہ سے اسلام کو فروغ حاصل ہوگیا۔ **قولہ**۔ اگر جنگ نہ ہوتا تو ضرور بضرور اسلام اور زیادہ سرعت سے ترقی کرتا۔

اقول۔ ہرگز ترقی نہ ہوتی۔ دبا دیا یا اور گمنام ہوتا۔ جنگ بلکہ مذہبی جنگوں نے تو اسلام کو چمکا دیا جن کی وجہ سے عالم میں ڈنکا بج گیا اور اسلامی سلطنت قائم ہو گئی۔

قولہ ایسے واقعات کے اعادہ کو روکنے کیلئے اُن کی گوشمالی کرنا نہایت ضروری تھا۔

اقول۔ کیا دوسروں کی گوشمالی کرنا دفاعی جنگ ہے یا کہ خاصہ برابری اور اپنا زور جتانے اور سکہ جمانے کا مطلب تھا؟

قولہ۔ اگر حضرت نبی کریم صلعم ایسے مجرموں کی گوشمالی کے لئے مستعدی ظاہر نہ کرتے تو یہ وحشی قومیں دلیر ہو جاتی۔ **اقول** یہی تو سبب تھا نہ کہ خود حفاظتی کا معاملہ تھا بلکہ ان کو زیر کرنا اور پھر تسلط کرنا ان کو مغلوب کرنا اور یہ سب باتیں بغیر جبر و اکراہ کے ہو نہیں سکتیں۔ پس ثابت ہوا کہ اس طرح سے یہ تمام جنگ کئے گئے جن سے خاص مطلب شکست و کر حکمرانی کرنا تھا۔ جو آخر کار حاصل ہو گیا۔

قولہ۔ یہ ہم انکو اس امر کا یقین دلانے کے لئے کافی تھی کہ اگر آئندہ وہ ایسے جرائم کے مرتکب ہونگے تو مسلمان ایسے لوگ نہیں کہ انکو بغیر سزا کے چھوڑ دیں۔

اقول۔ اُن کا جرم چڑھائی کرنا تھا۔ تو کیا اُن کے مقابلے میں بلکہ اُن کی سرکوبی کے لئے مسلمان ہر وقت تیار بہ تیار نہ رہتے تھے تو وہ کیا کرتے؟ ہم تو کہتے ہیں کہ مسلمان صبر کرنے والے لوگ نہیں۔ برداشت ان کے نزدیک فضول ہے۔ سزا دینے کے لئے تیار ہیں۔ پھر خود حفاظتی کیوں کہی جاتی ہے۔ یہ تو خاصی لڑائی ہے۔

باقی آئندہ۔

اقتباس

فکروں کی لہریں

ایمان دار کے دل میں بھی اکثر دفعہ دنیاوی فکروں کی لہریں دکھی جاتی ہیں حالانکہ جو بالکل ہونی نہ چاہئیں اس کی عمدہ مثال یہہ ہو سکتی ہے کہ وہ سمندر جس میں سخت تلاطم آیا ہو اور بہت تہ و بالا ہو چکا ہو ساکن ہونے کے کچھ دیر تک بھی اس کی لہریں جنبش کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ اسی طرح سے ایمان دار کے دل میں اگرچہ ایمان لانے کے بعد اور روح القدس کے نزول کے بعد اگر بھی تفکرات کی حالت ہو تو اُس کا ٹھیک یہہ ہی حال ہے پر چاہئے کہ ایماندار کے دل میں بالکل امن اور آرام ہو اور اُس کا دل فکروں سے خالی ہو۔ کیونکہ اُس کے لئے اُس کا خدا تسلی کا بانی ہے جو کہتا ہے کہ "اپنی فکریں مجھ پر ڈال دو"۔ پر اگر کچھ ایسی فکریں باقی رہ جاتی ہیں تو ابھی یہ گناہ کے بڑے طوفان کے اثر کا بقیہ ہے۔ مگر جوش اور زور تو بالکل چلا جاتا ہے اور حالت امن میں خطرہ نہیں ہونا چاہئے۔ کاؤڈرے۔

بے چین دل

جس طرح سے چشمہ جو بسبب ہلانے کے گندہ ہو جاتا ہے اور پانی کا حوض جس میں نیچے کیچڑ ہو ہلانے سے گندہ ہو جاتا ہے جس میں سے کیچڑ ہی نکلیگا۔ اسی طرح سے دنیاوی فکروں سے بے چین دل سوا مذہبی باتوں کے عمل سے کوئی نیکی کر نہیں سکتا اُس سے گناہ بھی سرزد ہونگے لیکن ایمان سے دل کو تھامنا ایسا ہے کہ جس طرح سے کیچڑ نیچے رہ جاتا ہے اور صاف پانی نظر آتا ہے جسکو استعمال کر سکتے ہیں۔

کاؤڈرے

مراسلات

ارکان ستہ

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کسی کو بہشت میں اُس کا عمل نہ لیجائیگا۔ اصحاب نے کہا اور نہ آپکو بھی یا رسول اللہ؟ فرمایا اور مجھ کو بھی بہشت میں میرا عمل نہ لیجاویگا۔ مگر یہہ کہ خدا مجھ کو اپنے فضل اور رحمت میں ڈھانپ لیوے مشارق الانوار حدیث ۹۰۴۔ جابر۔ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللهِ

مسلم میں جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کو اُس کا عمل بہشت میں نہ لیجاویگا اور نہ اُس کو دوزخ سے بچاویگا اور نہ میرا عمل کسی کو بہشت میں لے جاویگا اور دوزخ سے بچاویگا بدوں خدا کی رحمت و کرم کے۔ مشارق حدیث ۶۷۱۔

عَائِشَةُ يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا. سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ۔

مسلم میں حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ محمد کی بیٹی، اے عبد المطلب کی اولاد میں مالک نہیں تمہاری بہتری کا خدا کے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمھارا جی چاہے۔ مشارق حدیث ۱۰۷۱

ماحاصل ان مقامات کا یہہ ہے کہ آپ کو اور آپ کے عمل کو گنہگار بنی آدم کی نجات سے کوئی علاقہ اور رشتہ نہیں ہے اور نہ قرآن عربی کے عمل کو اس سے تعلق ہے۔ مگر گنہگار کی نجات کا رشتہ خدا کی رحمت سے تبلایا گیا ہے۔

لکچر ششم

قرآن عربی میں طریق نجات

اب تک جو خطبات حاضرین کے گوش گذار ہوئے اُن سے یہہ حقیقت ظاہر و روشن ہو چکی ہوگی کہ قرآن عربی میں حقائق دینی دو قسم پر منقسم ہیں جن میں سے ایک تو وہ حقائق و عقاید ہیں جو محض قرآن عربی کے سمجھے جا سکتے ہیں جن کی بناء پر قرآن عربی اور حضرت مکی کے متعلق عقاید مذہبی تجویز ہو سکتے ہیں۔ اور دوسرے وہ حقائق و عقاید ہیں ہیں جنکی حقانیت قرآن عربی میں واجب و فرض مقرر ہوئی ہے۔ مگر وہ حقائق فی نفسہ قرآن عربی کے متن سے باہر بائبل میں موجود بتلائے گئے ہیں۔

وہ حقائق و عقاید جو بائبل سے باہر قرآن عربی اور عربوں کے سمجھے جا سکتے ہیں اور صرف قرآن عربی میں موجود ہیں اختصار کے ساتھ پیشتر کے خطبوں میں بیان کئے گئے۔ اُن حقائق و عقاید میں اللہ کی وحدت وجودی کا اعتقاد یا کعبے کے رب کی پرستش کا عقیدہ تھا۔ قرآن عربی کے الہام کا اعتقاد تھا اور حضرت مکی کی رسالت کا یقین تھا اور قرآن عربی کے اعتبار و یقین اور ایمان و عمل کے قانون ہونیکا اعتقاد تھا اور یہہ عقیدہ بھی تھا کہ ہر ایک بشر اپنے نیک اعمال اور حضرت مکی کی شفاعت سے نجات پائیگا۔ مگر یہہ تمام عقاید مذہب اور گنہگار کی نجات کے مسئلے کے مقابل بیہودہ اور لاحاصل عقاید ثابت ہوئے جو اپنے اندر وہ معانی نہیں رکھتے ہیں۔ جو معانی اُن سے منسوب کئے جا کر محمدی قوم کے اعتقاد کا جزو بن رہے ہیں پر ان عقاید کے ایسے معانی ہیں جو ایمان و عمل کے ان عقاید کو لائق رہنے نہیں دیتے ہیں۔

قرآن عربی کے دوسری قسم کے حقائق دینی جنکی حقانیت کا قرآن عربی میں ذکر کیا گیا ہے اور درحقیقت وہ حقائق بائبل کے متن کے معانی تسلیم کئے گئے ہیں

باقی آئندہ

کردم

جب کردم رشی نے دیوہوتی کا درشن کیا تو دل میں سوچا کہ میرا جسم تو نہایت ہی لاغر اور بدشکل ہو رہا ہے۔ لازم ہے کہ میں بھی اپنے جسم کو ایسا بناؤں جو دیوہوتی کے لائق ہو۔ پس یہہ سوچکر کردم نے بھی اُس کنڈ میں غسل کیا اور اُس کا جسم بھی دیوروپ انوتی کمار کے جسم کے مطابق نہایت ہی خوبصورت سولہ برس کی عمر کا بنگیا۔ جب دونوں اس طرح پر بنگئے تو کردم رشی نے خوشی خوشی دیوہوتی کا ہاتھ پکڑا اور خوشی سے اس بیان پر چڑھ گئے۔ اور تمام لونڈیاں بھی اس بیان میں جاکر اپنے اپنے کام میں لگ گئیں۔ جو جو چیزیں سکھ اور بلاس کو بکنٹھ اور اندرلوک میں ہیں وہ سب وہاں موجود تھیں۔ اس بیان میں کردم رشی اور دیوہوتی ایک مدت تک عیش اُڑاتے رہے جب اُن کا جی کہیں جانے کو چاہتا تو فوراً بیان ہوا میں اُڑتا اور اندرلوک اور ورن لوک اور کبیر لوک اور گندھرب لوک اور سمندر اچل پہاڑ ایک آن کی آن میں چلا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ دیوتا لوگ بھی اس بیان کی خوبصورتی اور عمدگی دیکھکر کردم اور دیوہوتی کی بزرگی بیان کرتے تھے۔

جب اس طرح کردم رشی دس ہزار برس تک دیوہوتی کیساتھ مزے اُڑا چکے اور نو بیٹیاں اُن سے پیدا ہوئیں۔ تب اُس نے چاہا کہ اب ان تمام عیش و نشاط کو چھوڑ کر بن میں تپسیا میں مشغول ہو جاؤں۔ یہہ سوچ کر اُس نے دیوہوتی سے کہا کہ اے راج کنیا تم کچھ تو میں پرمیشور کا بھجن کرنے چلا جاؤں۔ اب میرا من گرہست میں نہیں لگتا۔ یہہ سنکر دیوہوتی بولی کہ میں بھی چاہتی ہوں کہ تمہارے ساتھ بن میں جاکر ہری بھجن کروں۔ لیکن پہلے ان لڑکیوں کا بیاہ کر دینا چاہئے۔ کردم نے سوچا کہ پرمیشور نے میرے گھر اوتار لینا ہے سو وہ ابھی تک اوتار نہیں ہوا ہے اس لئے گرہست چھوڑنا اچھا نہیں۔ پس وہ دیوہوتی سے یوں بولا۔ کہ اے راج کنیا اپنے من میں کسی بات کا فکر مت کر تیرے شکم میں نارائن جی اوتار لینگے۔ پس اُنہیں دنوں میں دیوہوتی حاملہ ہوئی اور کپل دیو اس سے پیدا ہوا۔ باقی آئندہ۔

مرزا قادیانی
و
اُس کے پیرؤں کا کفر و بہتان

مرزائی صاحبان خداوند المسیح کی مخالفت میں اپنے پیشوا قادیانی کرشن ثانی کے نقش قدم پر چلنے میں ترقی کر رہے ہیں۔ جیساکہ اُن کے پیشوا نے اپنی شہرت و ترقی کا دارومدار خداوند المسیح کے حق میں جھوٹے الزام و دشنام دہی پر سمجھ رکھا تھا۔ ویسا ہی اُس کے پیرؤں نے بھی پیارے المسیح کے حق میں بہتان و کفرگوئی میں کچھ کسر باقی نہیں رکھی۔ لیکن یہہ بالکل سچ ہے کہ آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے۔ آسمان تک نہیں پہونچتا۔ ویسا ہی آخرالزماں قادیانی کرشن ثانی کے پیرؤں کے بہتان بھی اُنہیں کی رسوائی و ذلت کا باعث ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ بعض وقت اُنہیں کے بھائی سمجھی اُنہیں یہہ کہکر ڈانٹ دیتے ہیں کہ تم المسیح ابن مریم رسول اللہ کلمتہ اللہ۔ روح اللہ۔ کے حق میں کفر مت بکو۔ وہ ہمارا سچا ورڈا نبی ہے۔ مگر یہہ جو اپنے پیشوا کی تقلید میں دیوانے ہو رہے ہیں۔ کب سنتے ہیں جیساکہ ان کا پیشوا المسیح کے حق میں دشنام دہی و کفرگوئی میں اپنے تئیں نیک نام خیال کرتا تھا یہہ بھی اپنا دین و ایمان اور اسلام سمجھتے ہیں۔ لہذا پہلے ہم چند اقوال مرزا قادیانی کرشن ثانی کے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ دیکھئے مرزا صاحب خداوند المسیح کے حق میں جس کی قرآن یہہ کہکر تعریف کر رہا ہے۔

وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ۔ مرتبے والا ہے بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور مقربین میں۔

اب حضرت آخرالزماں کرشن قادیانی صاحب کی سنئے وہ یوں لکھ گئے ہیں۔ قولہ "مسیح میں حب الناس بہت ہی کم تھی" دیکھو ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۷۰۔ قولہ "یسوع کی زندگی میں گناہ سے اقرار گناہ گاروں کی طرح توبہ اور محبت دموں کے سے کام پائے جاتے ہیں"۔ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۱۳۔ قولہ "یسوع مے خوری کے مرض میں مبتلا تھا"۔ ریویو آف ریلیجنز صفحہ ۱۱۴۔ قولہ۔ ایک ایسا آدمی جو عمر بھر شراب پیتا ہے اور مشتبہ چال چلن کی عورتوں گنہگاروں اور شراب خوروں کی سنگت کو پسند کرتا ہے۔ کوئی ایسا نمونہ پیش نہیں کرسکتا جس پر کچھکو رشک ہو"۔ دیکھو بعنوان "یسوع کی مے نوشی"۔ ریویو اف ریلیجز صفحہ ۲۰۰۔ بڑی تعجب تو یہہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی ایسے الزاموں کے باوجود آپ ہی اُسی یسوع المسیح کے مثیل مسیح بننے کے دعویدار بھی ہوتے۔ تاکہ وہ کسی طرح نقلی مسیح ہی مانے جائیں تو غنیمت ہو شاید اسی غرض سے ریویو آف ریلیجنز مطبوعہ جون ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۲۵۱۔ پھر مرزا صاحب المسیح کے کامل نمونہ ہونے کو قبول فرماکر اُس کے مدعی بھی بنے پس مرزا صاحب کرشن آخرالزماں قادیانی کی راستگوئی اور حق شناسی تو جو تھی سو تھی آپ کے مرید بھی آپ کی تقلید میں کچھ کم نہیں نکلے چنانچہ جب کبھی مسیحیوں سے گفتگو میں پورے نہیں اُترتے تو تحکم و توہین کی راہ سے پیارے المسیح کے حق میں یہہ فرما دیتے ہیں "مسیح نے تو کنجری سے تیل ملوایا تھا"۔ سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ۔ جب کوئی ان حضرات سے پوچھتا ہے کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ جس عورت نے بموجب لوقا ۷: ۳۶ سے ۵۰ تک اپنے گناہوں کی معافی پانے کے شکریہ میں المسیح کے پاؤں پر عطر ملا تھا۔ وہ کنجری تھی۔ تو بغلیں جھانکنے کے اور کچھ جواب نہیں دے سکتے لہذا ہم عام و خاص کی آگاہی کے لئے اس مفصل ثبوت کو پیش کرکے ڈنکے کی چوٹ سے دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ عورت جس نے ہمارے خداوند کے پاؤں پر عطر ملا تھا کنجری یا کسبن نہ تھی۔

وھو ہذا۔

واضح ہو کہ مقدس لوقا کی انجیل کے ۷: ۳۷ سے ۵۰ میں ہے اور دیکھو اُس شہر میں ایک عورت جو گناہ گار تھی جب جانا کہ وہ فریسی کے گھر کھانے بیٹھا ہے۔ سنگ مرمر کے عطردان میں عطر لائی۔ الخ

یہاں جس لفظ کا ترجمہ گناہ گار ہوا ہے وہ اصل زبان یونانی میں ἁμαρτωλος ہامارتولاس ہے

اور یہ لفظ جو اس عورت کے حق میں آیا ہے۔ پاک انجیل میں ۵ جگہ استعمال کیا گیا ہے۔ اور ہر ایک جگہ گنہگار کے معنے دیتا ہے۔ کہیں بھی یہ لفظ کسبی یا کنجری کے معنے نہیں دیتا اور نہ اس کے معنے کسبی یا کنجری کے ہو سکتے ہیں۔ لہذا ہم ان سب مقامات کو کہ جہاں جہاں یہ لفظ آیا ہے۔ ذیل میں پیش کر دیتے ہیں غور فرمائیے۔

۱۔ متی ۹: ۱۰ اور یوں ہوا کہ جب یسوع گھر میں کھانے بیٹھا۔ دیکھو بہت سے محصول لینے والے اور گنہگار آ کے اس کے اور اس کے شاگردوں کے ساتھ کھانے بیٹھے۔ یہاں جس لفظ کا ترجمہ گنہگار ہوا ہے وہی لفظ ہامارتولاس ἁμαρτωλος ہے جو اس عورت کے لئے بھی آیا ہے۔ نیز دیکھو متی ۹: ۱۱ و ۱۳-۱۱: ۱۹-۲۶: ۴۵ میں بھی یہی لفظ آیا ہے۔

۲۔ مرقس ۲: ۱۵۔ اور جب وہ اس کے گھر میں کھانے بیٹھا تھا یوں ہوا کہ بہت سے محصول لینے والے اور گناہگار یسوع اور اس کے شاگردوں کے ساتھ بیٹھے۔ یہاں جس لفظ کا ترجمہ گناہگار ہوا ہے وہی لفظ ہامارتولاس ہے جو اس عورت کیلئے بھی آیا ہے۔ نیز دیکھو مرقس ۲: ۱۶ و ۱۷-۸: ۳۸-۱۴: ۴۱۔

۳۔ لوقا ۵: ۸ شمعون پطرس نے یہ دیکھ کر یسوع کے پاؤں پر گر کے کہا کہ اے خداوند میرے پاس سے جا کہ میں گناہگار ہوں۔ یہاں جس لفظ کا ترجمہ گناہگار ہوا ہے۔ وہی لفظ ہامارتولاس ہے۔ جو اس عورت کے لئے بھی آیا ہے۔ نیز دیکھو لوقا ۵: ۳۰ و ۳۲-۶: ۳۲ و ۳۳ و ۳۴-۷: ۳۴ و ۳۷ و ۳۹-۱۳: ۲-۱۵: ۱ و ۲ و ۷ و ۱۰-۱۸: ۱۳-۱۹: ۷-۲۴: ۷۔

۴۔ یوحنا ۹: ۱۶۔ تب فریسیوں میں سے بعضوں نے کہا یہ مرد خدا کی طرف سے نہیں۔ کیونکہ سبت کے دن کو نہیں مانتا۔ اوروں نے کہا کیونکر ہو سکتا ہے کہ گناہگار انسان ایسے معجزے دکھائے۔ یہاں جس لفظ کا ترجمہ گناہگار ہوا ہے وہی لفظ ہامارتولاس ہے جو اس عورت کے لئے بھی آیا ہے۔ نیز دیکھو یوحنا ۹: ۲۴ و ۲۵ و ۳۱۔

۵۔ رومی ۳: ۷۔ پھر اگر میرے جھوٹھ کے سبب خدا کی سچائی اس کے جلال کے لئے زیادہ ظاہر ہوئی تو اب میں کیوں گنہگار (ہامارتولاس) کی طرح حکم ہوتا ہوں۔ نیز دیکھو رومی ۵: ۸ و ۱۹-۷: ۱۳۔

۶۔ گلاتی ۲: ۱۵۔ ہم جو پیدائش سے یہودی ہیں اور غیر قوموں میں سے گناہگار (ہامارتولاس) نہیں۔ نیز دیکھو گلاتی ۲: ۱۷۔

۷۔ ۱ تمتھیس ۱: ۹۔ یہ سمجھ کے کہ شریعت راستباز کے واسطے نہیں بلکہ بے شرع لوگوں کے واسطے و نافرمانبرداروں و بے دینوں و گناہگاروں (ہامارتولاس) ... کے واسطے ہے۔ دیکھو ۱ تمتھیس ۱: ۱۵۔

۸۔ عبرانی ۷: ۲۶۔ کیونکہ ایسا سردار کاہن ہمارے لائق تھا جو پاک اور بے بد اور بے عیب اور گناہگاروں (ہامارتولون) سے جدا اور آسمانوں سے بلند ہے۔ نیز دیکھو عبرانی ۱۲: ۳۔

۹۔ یعقوب ۴: ۸۔ تم خدا کے نزدیک جاؤ تب وہ تمہارے نزدیک آویگا۔ اے گناہگارو (ہامارتولوئی) نیز دیکھو یعقوب ۵: ۲۰۔

۱۰۔ ۱ پطرس ۴: ۱۸۔ اور اگر راستباز دشواری سے بچ جاوے تو بے دین اور گناہگار (ہامارتولاس) کا ٹھکانا کہاں۔

۱۱۔ یہوداہ ۱۵ آیت۔ تاکہ سبھوں کی عدالت کرے اور سب بے دینوں کو ان کی بیدینی کے سب کاموں پر جو انہوں نے بیدینی سے کئے اور ساری سخت باتوں پر جو بیدین گناہگاروں (ہامارتولوئی) نے اس کی مخالفت میں کہی ہیں۔ الزام دے۔

پس ظاہر ہے کہ جو الزام خداوند المسیح پر مرزائی صاحبان لگاتے ہیں۔ وہ بالکل جھوٹا بیہودہ۔ اور بے بنیاد ہے اور ثابت ہے کہ دیگر عام گناہگاروں کی طرح وہ عورت جس نے خداوند المسیح کے پاؤں پر عطر ملا تھا گناہگار تو تھی لیکن کنجری یا کسبی یا فاحشہ ہرگز نہ تھی۔ کیونکہ کنجری یا کسبی یا فاحشہ کیلئے جو لفظ پاک انجیل میں بزبان یونانی آیا ہے وہ پورنے πορνη ہے کہ جس کے معنے کنجری کے ہیں اور جہاں کہیں وہ آیا ہے کنجری یا کسبی یا فاحشہ کے معنے دیتا ہے دیکھو متی ۲۱: ۳۱ و ۳۲-لوقا ۱۵: ۳۰-۱ قرنتی ۶: ۱۵ و ۱۶-عبرانی ۱۱: ۳۱ یعقوب ۲: ۲۵-مکاشفات ۱۷: ۱ و ۵ و ۱۶-۱۹: ۲۔

پس یہ لفظ پورنے πορνη کہ جس کے معنے کنجری کے ہیں۔ کہیں بھی اس عورت کے لئے کہ جس نے اپنے گناہوں کی معافی پانے کے شکریہ میں ہمارے خداوند المسیح کے پاؤں پر عطر ملا تھا استعمال نہیں کیا گیا۔ لہذا مرزائی صاحبان کا یہ الزام صرف بے ہودہ بہتان۔ اور کفر ہی نہیں۔ بلکہ ان کو قرآن کا مخالف بھی ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ کوئی حقیقی محمدی جو قرآن کو مانتا ہے۔ مرزائیوں کے ایسے بہتان کو پیارے المسیح کے حق میں قبول کرنا تو کجا ہرگز سن ہی نہ سکیگا۔ اور یہی وجہ ہے کہ بار بار علمائے محمدی مرزائیوں اور ان کے پیشوا کرشن ثانی قادیانی کے حق میں کفر کے فتوے طبع فرما کر مشتہر کر چکے ہیں۔ کیونکہ یہ فریق اپنے پیشوا کی تعلیم میں سچائی کا دشمن ہے۔ اب ہماری دعا ہے کہ خدا ان کو شیطان کے پنجے سے چھڑائے اور حق کی پہچان دیکر ابدی نجات بخشے۔ آمین ثم آمین۔

راقم پادری ٹامس ہاول کشمیر۔ از لاہور۔

نیشنل مشنری سوسائٹی

نیشنل مشنری کے ماہواری رسالہ انٹیلیجنسر کے پہلے صفحے پر جو اکتوبر ۱۹۱۰ء کی بابت شائع ہوا ہے چھپا ہے کہ اگر سال رواں کے اختتام سے پیشتر مبلغ چار ہزار روپے وصول نہ ہونگے تو ہمارے اخراجات آمدنی سے بہت زیادہ ہو جائینگے۔

عبارت بالا کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سوسائٹی کی حالت موجودہ پایدار اور مستقل نہیں ہے۔ اگر خرچ بڑھ گیا تو تنگی وقت اور دشواری پیش آنے کا خدشہ ہے۔ کیونکہ زیادہ کارندوں کا رکھنا نہایت دشوار ہو جائیگا۔ اگر خدانخواستہ چندہ کم ہو گیا تو موجودہ کارندوں کے بحال رکھنے کے لئے بھی مشکل آپڑیگی۔ میں اس بارہ میں اپنے چند خیالات پیش کرتا ہوں جو شاید سوسائٹی کے لئے مفید ہوں۔

(۱) اس سوسائٹی کا اصول خود انتظامی ہونا چاہیے

(۲) طرز بود و باش اور رہائش بالکل مشرقی ہونی چاہیے۔

یعنے فقیرانہ زندگی بسر کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ اس طریق سے خرچ بہت کم ہوگا اور کام بہت زیادہ۔ جب فقیرانہ زندگی مسیح کے واسطے اختیار کی جائیگی۔ تو زیادہ تنخواہ کی چنداں ضرورت نہ ہوگی۔ مثلاً اگر ایک فقیر پانچ روپیہ میں گذارہ کر سکتا ہے تو اُس کو پچاس روپیہ دینے کی کیا ضرورت پڑی ہے۔ جب مسٹر اسٹوکس صاحب اور پادری ویسٹرن صاحب پانچ روپیہ ماہوار میں گذارہ کر سکتے ہیں تو کیا ہمارے نیشنل مشنری کے کارندے ویسی ہو کر پانچ روپیہ میں گذارہ نہیں کر سکتے؟

(۳) جہاں تک ممکن ہو بے شادی شدہ صاحبان کو اس سوسائٹی میں کام اختیار کرنا چاہیے۔

(۴) اگر شادی شدہ صاحبان پاک روح سے تحریک پاکر کام کریں تو اُن کے اخراجات نسبتاً ایزاد ہونے چاہئیں

(۵) کارندوں کے بچوں کی تعلیم کا کُل خرچ سوسائٹی کے ذمے ہونا چاہیے۔ الراقم امت پرشاد۔

حالات راجپوتانہ

بقیہ

اس علاقہ میں ایک مشنری عیسائی ہے جو این۔ ایم کے نام سے نامزد ہے اور وہ شہر بشہر دیہات بدیہات بشارت کا کام کرتا پھرتا ہے خدا نے اُس کے کام میں بڑی برکت دی ہے اور اُمید ہے کہ وہ کئی آدمیوں کے دلکو کھولیگا کہ اُسکے کلام کو سنیں اور اُس پر دل سے عمل کریں۔ اور نجات پاویں۔

اب سب ناظرین سے دست بستہ عرض ہے کہ اس بھائی اور اُس کے کام کو اپنی خانگی دعاؤں میں یاد کریں۔ اس علاقہ میں ریوائیول کی بڑی ضرورت ہے خدا کرے کہ کئی ایک مردان خدا کا دل کھولے اور وہ اس علاقہ کی طرف اپنے خیالات کو رجوع کریں اور یہاں پہاڑ کر کھا سیا پہاڑی کی برکتوں کو نازل کر دیویں۔

نومبر میں جوبلی ہونیوالی ہے۔ جس میں تمام مسیحی اس راجپوتانہ کے جمع ہونگے۔ اور اس وقت اُمید ہے کہ مفصلاً حالات اور درج اخبار کرونگا۔ خدا کرے کہ آنیوالی جوبلی میں از حد برکت ہووے۔ تاکہ سب لوگوں میں ایک قسم کی دلی محبت اور مسیحی خیالات جوش ماریں تاکہ انجیل کا کام ایسی سرگرمی سے ہو کہ شیطان اور اُس کی تمام طاقتیں ہل جائیں اور ہلکر سمندر میں گر کر غرق ہو جائیں

اے نوجوانوں تم سے عرض ہے کہ تم اُٹھو اور راجپوتانے کے غیر مسیحیوں کو مسیح کے واسطے جیت لو۔ اے بزرگو اور عمر رسیدہ لوگو کمر باندھو اور پرچم انجیل اور تمدہ حقیقت کے واسطے راجپوتانہ کو فتح کر لو۔ اے جوشیلوں، مناروں وغیرہ دھیان دو اور اپنے مسیح کی خاطر سب کو اُسکے گلہ میں شامل کرو۔ اے مشیرو اور دیگر محکموں میں مسیحی کارندو مسلم ہو جاؤ اور سبھوں کو اپنے خداوند کے جھنڈے تلے لے آؤ۔ خدا اس میں تمہاری مدد کریگا۔ اُس سے دعا مانگو اور برکت چاہو۔

راقم بی۔ ایل چوپڑہ۔ ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول ریاست الور

مسیحیت کو کیا فضیلت ہے؟

مختصر گفتگو

ایک دفعہ میں ریل میں سفر کر رہا تھا اور جس درجے میں مَیں بیٹھا تھا۔ اس میں کئی ایک تعلیم یافتہ جنٹلمین بھی بیٹھے تھے۔ اثناء گفتگو میں ایک جنٹلمین نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کون ہیں میں نے جواب دیا کہ میں مسیحی ہوں اور میرے ہاتھ میں مسیحی تعلیم کے ہینڈبل ہیں۔ آپ ان میں سے پڑھنے کے لئے لے سکتے ہیں۔ اس سے دو باتیں ہونگی۔ ایک تو آپ کا سفر ان کے پڑھنے میں کچھ لمبا معلوم نہ ہوگا۔ دوسرے آپ مسیحیت سے واقفیت حاصل کریں گے۔

جنٹلمین۔ ہاں یہ بات تو درست ہے کہ اس طریق سے سفر کی تھکاوٹ تو معلوم نہیں ہوتی چنانچہ یورپین عموماً جب سفر کرتے ہیں تو کوئی کتاب یا اخبار پڑھتے رہتے ہیں۔ لیکن میں آپ کا شکر گذار ہوں میرے پاس بھی چند ایک اخبار ہیں۔

میں۔ خیر اگر ہینڈبل بھی پڑھیں تو کچھ ہرج نہیں۔

جنٹلمین۔ آپ اپنا فرض ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں بڑی خوشی سے ہینڈبل لے لیتا ہوں۔ یہ کہکر کئی ہینڈبل مجھ سے لے لئے۔

میں۔ یہ فرض نہیں۔ کیونکہ فرض ادا کرنا بہت مشکل ہے۔ یہ میری دلی خواہش ہے کہ ایسے ہینڈبل تقسیم کروں۔

جنٹلمین۔ کیا آپ مشن کے ملازم ہیں۔

میں۔ نہیں جناب میں مشن کا ملازم نہیں ہوں۔ اور نہ ہی سرکاری ملازم ہوں۔

جنٹلمین۔ خیر۔ میرا خیال تھا کیونکہ دینی خدمت عموماً مشن کے ملازم ہی کیا کرتے ہیں۔ ورنہ دیگر مسیحی جو مشن کے حلقہ سے باہر ہیں۔ وہ اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ بلکہ زیادہ آزاد نظر آتے ہیں

میں۔ ہاں یہ آپ کا کہنا درست ہے۔ یہ فقط روحانی کمزوری ہے ورنہ ہر ایک مسیحی کا فرض ہے کہ وہ اپنے خداوند کی خدمت کرے اور نجات کی خوشخبری لوگوں میں سنائے اور اگر کوئی مسیحی کہلا کر ایسا نہیں کرتا تو اُس نے مسیح کی صحبت کو حاصل نہیں کیا فقط اُس کے نام سے واقف ہو گیا ہے۔

جنٹلمین۔ بیشک آپ اس معاملے میں آزاد رائے والے معلوم ہوتے ہیں اور اس لئے میں آپ سے یہ پوچھنے کی جرأت کرتا ہوں کہ مسیحی دھرم کو دیگر مذاہب پر کیا فوقیت ہے؟

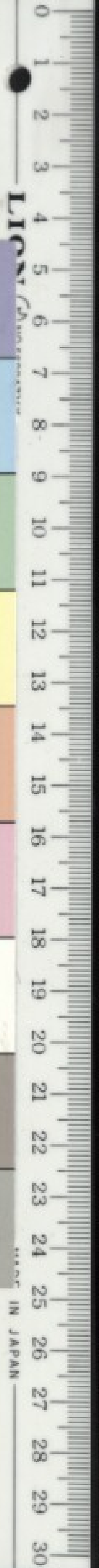
میں۔ مسیحی دھرم میں سچی اور حقیقی زندگی کی وہ تحریک ہے جو دیگر مذاہب میں پائی نہیں جاتی۔

جنٹلمین۔ میں اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کیونکہ جس دھرم میں زندگی نہیں وہ ترقی نہیں کر سکتا۔ آریہ دھرم کو دیکھیے وہ کس طرح مسیحیت کے مقابلے میں ڈٹا ہوا ہے۔

میں۔ اور مسلمان دھرم۔

جنٹلمین۔ وہ کچھ کمزوری کی حالت میں ہے۔ اُس نے بالمقابل آریہ دھرم کے کچھ ترقی نہیں کی۔ وہ تو فقط شورش برپا کرنے والا دھرم ہے۔

میں۔ نہیں صاحب جس طرح آریہ دھرم ترقی کر رہا ہے اسی طرح مسلمان دھرم بھی ترقی کرتا جاتا ہے۔ اور اگر سچ پوچھو تو آریہ دھرم سے بڑھ گیا ہے۔ چنانچہ یورپ۔ روس۔ افریقہ۔ سوڈان



دغیرہ دغیرہ میں مسلمان دھرم موجود ہے۔ حالانکہ وہاں آریہ سماج کا نام بھی نہیں۔

جنٹلمین۔ اچھا اگر یہی حالت ہے تو مسیحی دھرم کو کیا فضیلت جبکہ ہر دو دھرم زندگی رکھتے اور اسی طرح بڑھتے جاتے ہیں۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ آپ انہیں مردہ نہیں کہینگے۔

میں۔ آپ کی منطقی دلائل فی البدیہہ اس معاملے میں موزوں نہیں۔ مگر میں ایک ایسا واقعہ آپ کو بتلاتا ہوں جس سے بہت جلد آپ ان میں تفاوت کریں گے اور جان لیں گے کہ مسیحی دھرم کو دیگر مذاہب پر کیا فضیلت ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ نے کبھی بائبل کا مطالعہ کیا ہوگا۔

جنٹلمین۔ ہاں میں نے مشن سکول میں تعلیم پائی ہے۔ اور وہاں تو اکثر بائبل میں امتحان بھی لئے جاتے ہیں۔ آپ کوئی حوالہ دیں۔

میں۔ مجھے امید ہے کہ آپ نے خروج کی کتاب پڑھی ہوگی۔ چنانچہ خروج کے سات باب دس آیت سے تیرہ تک ذکر ہے کہ ہارون نے اپنا عصا فرعون اور اُس کے خادموں کے آگے پھینکا اور وہ سانپ ہوگیا۔ تب فرعون نے بھی داناؤں اور جادوگروں کو طلب کیا چنانچہ مصر کے جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا کیا کہ اُن میں سے ہر ایک نے اپنا اپنا عصا پھینکا اور وہ سانپ ہوگیا لیکن ہارون کا عصا اُنکے عصاؤں کو نگل گیا یعنی دوسرے معنوں میں ہارون کا سانپ جادوگروں کے سانپوں کو نگل گیا۔ بس یہی مسیحیت کی فضیلت ہے جو وہ دوسرے مذاہب پر رکھتا ہے۔

جنٹلمین۔ دلیل تو معقول ہے۔ مگر اُس کے لئے انتظار کی بہت ضرورت ہے ہم نہیں جانتے کہ کونسا دھرم کس کو نگل جائیگا۔ کیونکہ موجودہ حالت اس فیصلے پر ہم کو ٹھہرنے نہیں دیتی۔

میں۔ آپ کے قومی بھائیوں کی گواہی ہے کہ مسیحیت قوموں کو ہضم کر رہی ہے گرچہ یہ لفظ کرخت ہے مگر چونکہ استعمال ہوتا ہے اس لئے کہنا پڑا اور ہر مسلمان بھی اسی قسم کا شور مچا رہے ہیں فی زمانہ یہ فیصلہ خود ہی ہاروں کے عصا کی صورت پکڑتا جاتا ہے۔ اور وہ دن جلد آنے والا ہے جبکہ جادوگروں کے سانپ نگلے جائینگے اور مسیحیت کی فضیلت ثابت ہوگی۔

گفتگو ختم ہوئی اور میں امرت سر کے سٹیشن پر اُتر گیا

راقم جارج علش تائب لودیانوی حال مقیم بٹالہ۔

سوامی درشنانند سرستی

اور

آپ کی حق پرستی۔

سوامی جی کی علمی اور عقلی کمزوری پر کوئی کتنا کچھ کہے۔ کچھ تو ہم نے آپ کی دلیل کے اقتباس میں خطوط وحدانی میں عرض کیا۔ اب ہم آپ کو زیادہ واضح طور پر آپ کی دلیل کا گرا ہونا دکھادیں پہلے ہم آپ کو یہ بتائیں کہ علم کس کو کہتے ہیں اور اُس کا سرچشمہ کہاں ہے۔ علم کے لغوی معنے ہیں جاننا کسی شے کا لیکن جاننے کی قابلیت کسی ہستی باادراک میں ہوتی ہے۔ اگر کوئی ہستی صاحب ادراک نہ ہو تو اُس میں علم نہ ہوگا پس علم کا سرچشمہ ہستی مدرک بالذات ہے۔ علم بانسبت ہوتا ہے اور بلانسبت نہیں ہوتا۔ عالم اور معلوم میں ایک نسبت ہوتی ہے جس سے اسکو معلوم کا علم ہوتا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ اگر ہستی ذی ادراک کیساتھ دوسری شے نہ ہو تو اُس میں علم مسلوب ہوگا۔ سلب علم تو سلب ادراک سے علاقہ رکھتا ہے۔ اگر ادراک سے علاقہ رکھتا ہے اگر ادراک کا سلب ہوگا تو علم کا سلب ضرور ہوگا۔

دو مختلف چیزوں کا ایک دوسرے کے مقابل ہونا علم کو پیدا نہیں کرتا۔ مثلاً آپ کہتے ہیں کہ یہ درخت ہے اور آم کا ہے کیا آپ کا اور درخت کا ایک دوسرے سے علیحدہ بالمقابل ہونا علم کو پیدا کرتا ہے ہرگز نہیں ورنہ درخت جو آپ سے علیحدہ ہے اور مقابل اُسکو بھی آپ کا علم ہونا چاہئے۔ بہرکیف علم ذات مدرک میں ہے اور آپ کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ یہ درخت ہے اور آم کا ہے بلفظ بجا تا ہوں ہی میں پایا جاتا ہے کہ میں ایک جاننے والی ہستی ہوں جو اپنے آپ کو جانتی اور دوسروں کو جانتی ہوں۔

صاحب خزینۃ المنطق نے علم کی تعریف اور تقسیم یوں لکھی ہے "واضح ہو کہ علم وادراک مبداء انکشاف کا نام ہے پس اُس میں دو امر کا ہونا ضرور ہے ایک وہ جو منکشف ہو۔ پہلے کو معلوم اور دوسرے کو عالم کہتے ہیں اور چونکہ معلوم منکشف کو کہتے اور انکشاف بغیر وجود نہیں ہوسکتا۔ پس ضرور ہے کہ معلوم عالم کے پاس موجود ہو اور معلوم کا عالم کے پاس موجود ہونا دو صورت سے ہوسکتا ہے۔ ایک یہ کہ معلوم کی صورت موجود ہو دوسرے یہ کہ معلوم بعینہ موجود ہو پس جس علم میں معلوم عالم کے پاس بعینہ موجود ہوتا ہے اُس کو علم حضوری کہتے ہیں جیسا کہ ہم کو اپنی ذات وصفات کا علم ہے اور جس علم میں معلوم کی صورت عالم کے پاس موجود ہوتی ہے۔ اُسکو علم حصولی وارتسامی کہتے ہیں جیسا کہ ہم کو اپنے غیر کا علم ہوتا ہے"۔

اتنی بات تو اب صاف ہوگئی کہ علم کیا ہے۔ اُس کا مبدا کیا ہے اور قسمیں کیا ہیں جانتا ہوں کہ میں ہوں۔ اِس سے اتنا تو ضرور پایا جاتا ہے کہ میں ایک جاننے والی ہستی ہوں اور وہ جس کو میں اس وقت جان رہا ہوں میں آپ ہی ہوں۔ کہئے سوامی جی اس میں علم کی نفی ہوتی ہے یا علم کا اثبات۔

اب رہا اشیاء خارجی کا علم۔ اوّل تو اُن کا ذات مدرک سے خارج میں پایا جانا لازم ہے کیونکہ اگر وہ ذات مدرک ہی میں ہونگی تو وہ اُن کی اضافت اپنے ہی ساتھ کریگا۔ جیسے میرے خیال۔ میرے ارادے۔ میری خواہشیں وغیرہ اور اگر خارج میں ہونگی تو اُس کو اُن کا علم اسی حد تک ہوگا جہاں تک وہ اُس کے حواس سے متحسس ہوں۔ جہاں حواس سے اُن کا تحسس نہ ہوگا۔ وہاں اُن کا علم بھی نہ ہوگا اُسی کا نام جہالت ہے مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ اس کمرے میں فلاں فلاں چیزیں ہیں۔ اُس نے صرف اُن چیزوں کا بیان کیا جو اس کے حواس سے متحسس ہوئیں اور جو حواس سے متحسس نہ ہوئیں اُن کی نسبت وہ خاموش ہے۔ اگر خارج میں کوئی چیز پائی نہ جائے تو اُس کے وجود کا نہیں بلکہ عدم کا علم ہوگا مثلاً لاشئے کیا اُس کا علم علم نہیں۔ علم تو ضرور ہے۔ لیکن اُسکی ہستی کے ہونیکا نہیں بلکہ نہونے کا ہے۔ سوامی جی یا کہئے کہ خدا عالم ہو مادہ اور روح کے قدیم اور وجود خارجی کی ضرورت کیا ہے۔ جب وہ

تھے خدا جانتا تھا کہ اُن کی خارجی حقیقت نہیں ہے۔ جیسے وہ اب بھی جانتا ہے کہ اس عالم کی خارجی حقیقت کچھ نہیں صرف میرے ہونے سے ہے یا وہ چیزیں جو اس کے نزدیک خارجی حقیقت نہیں رکھتیں وہ جانتا ہے کہ اُن کی خارجی حقیقت مطلق نہیں۔ کیا اس سے عالم کی نفی ہوتی ہے۔ یا کسی چیز کی خارجی حقیقت کی نفی ہوتی ہے

باقی آئیندہ

ملک کنعان کی سیر

اس اسلامی سلطنت میں ڈاک کا انتظام بہت خراب ہے مسٹر بارڈین نے جس کے گھر میں آج شام کو کھانا کھانے گیا۔ بیان کیا کہ ہم نے اپنا لیٹر بکس ڈاکخانہ میں رکھا ہوا ہے جو خطوط ہمارے آتے ہیں وہ اُس میں ڈالے جاتے ہیں۔ پھر ہم اپنا آدمی بھیجکر منگواتے ہیں اور لیٹر بکس رکھنے کا محصول ہم کو ۱۵ روپیہ سالانہ دینا پڑتا ہے۔

۱۳ دسمبر ۱۹۰۸ء اتوار کا دن تھا اور میں یروسلم ہی میں تھا۔ چرچ مشنری سوسائٹی کے گرجا میں گیا۔ عبادت اور وعظ عربی میں تھی دوپہر کو جب میں ہوٹل میں تھا تو دیکھا کہ ایک یونانی مسیحی کا جنازہ گذر رہا ہے۔ دو صلیبیں ۲۰ آدمی آگے آگے لے جاتے تھے ہم پریسٹ جنازے کے ساتھ تھے۔ سب لوگ کچھ پڑھتے جاتے تھے۔ جو میں نہ سمجھ سکا۔ لیکن جنازے کی یہ ترتیب مجھے بہت اچھی معلوم ہوئی۔

۱۴ دسمبر کو میں حبرون جانے کے واسطے سرائے میں جب گاڑی پر سوار ہو گیا تو وہاں مجھے ۲ آدمی پنجاب کے ضلع جہلم کے رہنے والے جو مکہ مدینہ کی زیارت کر کے آئے تھے۔ یہ حاجی تھے۔ اور ارض مقدس کی پاک جگہوں کی زیارت کرتے پھرتے تھے۔ حبرون یروشلم سے ۳۰ کیلو میٹر ہے۔ بیت اللحم راہ میں ہے۔ مگر جاتے ہوئے میں اُس میں نہ ٹھہر سکا۔

باقی آئیندہ۔

شعر و سخن

غزل

جسم کو میرے خدا نے شکل بخشی* دار کی
گویا میں خود ہی ہوں اک تصویر اپنے یار کی

کر چکا ہوں اب تو اپنے دل کو میں وقفِ مسیح
اب جگہ اس میں نہ ہوگی اُلفتِ اغیار کی

آستانِ پاک پر مدت سے ہوں میں سرنگوں
آرزو بر آئے یا رب طالبِ دیدار کی ہے

اے دلا بیکار ہے دنیا و دولت کی ہوس
راس کب اُلفت کسی کو آئی اس مُردار کی

آپ ہی عامل نہ ہو تو پند پھر کس کام کا
کون سنتا ہے نصیحت ناصحِ مکّار کی

میں نے سچے دل سے جو مانگا خدا سے مل گیا
یہ کبھی کچھ بحث کی میں نے نہ کچھ تکرار کی

ذکر رہتا ہے ترا ہی لب پہ ذاکر کے مدام
اے مسیحا لے خبر اس ہجر کے بیمار کی

(رقم ٹامس خیرنگ ذاکر دسبہ بشی)۔

---

۲ ضرورت ۲

چرچ مشن ہائی سکول بنوں کے واسطے سینیر اینگلو ورنیکلر ٹرینڈ سرٹیفکیٹ ٹیچر کی برائے عہدہ تھرڈ ماسٹری بمشاہرہ ۵۵ تا ۶۵ روپیہ ماہوار ضرورت ہے۔ درخواست پرنسپل صاحب کی خدمت میں ارسال کریں۔

المشتہر :۔ پرنسپل چرچ مشن ہائی اسکول بنوں ۲

* بمعنے صلیب۔

مضامین

غم

کیا آپ جانتے ہیں کہ خدا غموں کو کس طرح برکتوں میں مبدل کر سکتا ہے؟ میں آپ کو بتاتا ہوں۔ غم کے سبب انسان دوسروں کے غموں میں ہمدرد بنجاتا ہے اور اگر میں جو غم میں ہوں تسلی چاہتا ہوں تو ضرور اُنکے پاس جاؤنگا جنہوں نے غم کی حالتیں دیکھی ہوں۔ کیا یہ آپ کا تجربہ نہیں ہے؟ انسان کی نیچر میں ایسا ہی ہے اور ایسا چاہئے بھی بقول

ہر گہ کہ غمے ملازمِ دل شودت
یا قصہ کارِ خویش مشکل شودت
حال دل دیگرے بیا دہ پرسید
تا خوشدلئے تمام حاصل شودت

غم ہماری اُس گرفت کو جو ہم اس دنیا کی چیزوں پر رکھتے ہیں۔ ڈھیلا کر دیتا ہے۔ کیونکہ انسانی دل عموماً اس دنیا میں لپٹا پڑا رہتا ہے اور اس دنیا کی چیزوں میں ہی اُسے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ غم اُن بندھنوں کو توڑ دیتا ہے۔ جن کے سبب سے ہم اس دنیا سے بندھے ہوئے ہیں اور ایک طور سے روح کو مجبور کرتا ہے کہ آئیندہ جہان کی خوشی کی تلاش کرے۔ غم دل کو کھول دیتا ہے کہ خداوند کی مبارک نجات کو قبول کرے۔ اقبالمندی میں عموماً لوگ خدا کی ضرورت کو محسوس نہیں کرتے۔ لیکن جب مصیبتیں جدائیاں اور اموات سامنا کرتی ہیں۔ تب وے چلا چلا کر اُسے پکارتے ہیں

باقی آئیندہ

ملائے سومالی لینڈ نے اب پھر سر نکالا ہے۔ اس کی بابت خبر ہے کہ گول کی ترائی میں جبالی کے مقام پر نمودار ہوا ہے۔ اُس نے بربیرہ کو صاف طور پر لکھ بھیجا ہے کہ اس کا ارادہ دوستدار اقوام کے تاخت و تاراج کرنے کا ہے۔ اور وہ ضرور اُنکو لوٹنے کے درپے ہے۔ تمام دوستدار اقوام اس پر مارے گھبراہٹ کے بے چین ہیں چنانچہ بربیرہ کے کمشنر نے دوستدار اقوام کو مقابلہ کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔

انتخاب الاخبار

پرتگال کا معزول بادشاہ

پرتگال کا معزول بادشاہ غالباً انگلستان میں اپنی رہائش کریگا۔ مارکوس سکورل نے جو پرتگال کی طرف سے انگلستان میں نائب تھا۔ اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور معزول شاہ پرتگال کے انگلستان کے رہائش کے زمانہ میں اُس کا خاص مشیر ہوگا۔ مارکوس سورل کا خیال ہے کہ شاہ پرتگال کی اپنے ملک سے غیر حاضری بالکل عارضی ہے۔ وہ پرتگال کو واپس جاویگا۔ اور بہت جلدی جائیگا۔ پرتگال کے سمجھدار لوگوں کی کثرت رائے اُس کیساتھ ہے اور وقت گزرنے پر شاہ پھر اپنے تخت کا مالک ہوگا۔ اس کی حاقت کو سب تسلیم کرینگے۔ اور وہ پہلی سے زیادہ ہوگی۔ ساری رعایا اُس کی واپسی پر خوشی منائیگی۔ اس قسم کی رائے پرتگال کے کانسل نے جو بمبئی میں رہتا ہے۔ پرتگال میں جمہور کے قائم ہونے کے وقت ظاہر کی تھی اور اُس نے پہلی پرانی حالت واپس لانے کیلئے ایک مہینہ کا تخمینہ لگایا تھا۔ وہ پیشین گوئی غلط ثابت ہو چکی ہے۔ اور اب وقت دکھاویگا کہ مارکوس سورل بمبئی کے کانسل سے زیادہ دور تک دیکھ سکتے ہیں۔ یا یہ بھی اُن کی طرح جو کچھ ہونے کے ہوگیا سمجھتے ہیں۔ اسی کو ہونیوالا تصور کرتے ہیں اگر ان لوگوں کی پیشینگوئیاں پوری ہوگئیں تو پرتگال کی مثال کی مثال دنیا کی اتہاس میں نرالی ہوگی۔ اول تو غیر معمولی شتابی سے طرز حکومت میں اتنی بڑی تبدیلی ہوگئی۔ اور کسی نے اسے محسوس نہ کیا تین چار دن کے بعد دوکانیں بنک سکول کے آدمی سارے اپنا اپنا کام حسب معمول کرتے تھے۔ اور اگر کوئی تبدیلی دکھلائی دیتی تھی وہ جھنڈے کا فرق تھا۔ فالنیکا جو سوموکی شام کو بادشاہ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا اُسے شانتی سے بہ ہیبت کے تیسرے پہر نئے گورنر کیساتھ سیر کرتا تھا۔ اگر پرتگال میں پھر پرانی حالت آجاوے تو یہ بھی اچنبے کی بات ہوگی۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ گھڑی کی سوئیاں پیچھے کی طرف چلنے لگیں۔ (آریہ گزٹ)

امریکہ سے تعلیم یافتہ نوجوان اور لاٹ صاحب پنجاب

بٹالہ کے ملکراج سوئی ۱۹۰۲ء میں امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے گئے تھے اور چار سال تک علم برق کی تعلیم پاکر بی۔ اے اور ایم اے درجہ کی ڈگری حاصل کر کے پچھلے دنوں ہندوستان میں واپس آئے۔ آپ سرلوئی ڈین لاٹ صاحب پنجاب سے ملے۔ اور صاحب ممدوح جو علمی معاملات میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔ آپ کیساتھ بہت دیر تک اس بارے میں گفتگو کرتے رہے کہ علم بجلی کی وجہ سے ہندوستان اور امریکہ کی معاشرت میں کس قدر علمی فرق پایا جاتا ہے۔ اخیر میں حضور ممدوح نے لالہ ملکراج کو دو جلیل القدر یوروپین افسروں کے نام سفارشی چٹھیاں عنایت فرمائیں۔ اگر گنجائش ہو تو لالہ ملکراج کو سرکاری محکمہ میں معزز آسامی دیجاوے امریکہ و یورپ سے جو نوجوان تعلیم حاصل کر کے واپس آتے ہیں انکی حوصلہ افزائی کرنا پبلک اور گورنمنٹ کا فرض ہے اور اس بارے میں حضور لاٹ صاحب پنجاب نے جو مہربانی لالہ ملکراج کی حالت پر فرمائی ہے۔ اُس کی ہر طرف تعریف فرمائی جاویگی۔

ہندوستان

جھوٹے مخبر کا مقدمہ

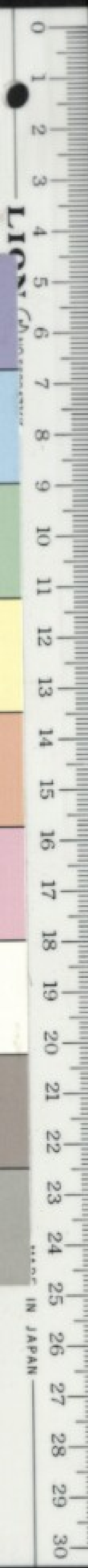
ناظرین کو یاد ہوگا کہ گوجرانوالہ میں ایک شخص لابھ سنگھ نامی پولیس کے پاس جھوٹی مخبری کرنے پر مقدمہ دائر ہے۔ اس شخص نے پولیس کو اطلاع دی تھی۔ کہ لالہ جیون کشن مرحوم وکیل کے گھر ہتھیار رکھے ہوئے ہیں۔ اس اطلاع پر پولیس نے رات کو چھاپا مارا۔ لیکن کوئی ہتھیار برآمد نہ ہوا۔ آخر پولیس نے جھوٹی رپورٹ دینے میں لابھ سنگھ کا چالان کیا گیا۔ مقدمہ گوجرانوالہ کی عدالت میں چلتا رہا۔ پولیس کی طرف سے لالہ مولچند سرکاری وکیل تھے۔ اور لابھ سنگھ ملزم کی طرف سے کسی وکیل نے اگرچہ بڑے بڑے معتمانہ پیش کئے گئے اس کے جرم کی نوعیت کو دیکھکر پیروی کرنی مناسب نہ سمجھی۔ لابھ سنگھ نے چیف کورٹ میں درخواست گذرانی کہ چونکہ گوجرانوالہ کا کوئی وکیل اُس کے مقدمہ کی پیروی نہیں کرتا۔ اس لئے اُس کا مقدمہ کسی دوسرے ضلع میں منتقل کیا جاوے چیف کورٹ سے یہ درخواست نامنظور ہوئی اور آخر پچھلے ہفتے مقدمہ پھر گوجرانوالہ کی عدالت میں پیش ہوا۔ استغاثہ کی طرف سے پانچ گواہ گذرے اور آئیندہ تاریخ پیشی ۲ دسمبر مقرر ہوئی۔ یہ مقدمہ ان لوگوں کے لئے ایک تازیانہ عبرت بخش ہے جو پولیس کے پاس جھوٹیاں مخبریاں کرنے کے عادی ہیں۔ (ا ۔ ل)

ڈیرہ غازیخاں کی عرضی

شہر ڈیرہ غازیخاں دریائے اٹک سندھ نے تباہ کر دیا اور بجائے اُس کے نیا شہر آباد کیا ہوا ہے خبر ہے کہ یہاں کے باشندوں کی طرف سے ایک عرضی بحضور لفٹنٹ گورنر ارسال کی ہے۔ اس پر دو ہزار اشخاص کے دستخط بتلائے جاتے ہیں۔ پہلی شکایت پولیس کے خلاف ہے کہ پرانے شہر کے متصل جو کوٹھے چھپر وغیرہ ڈالے گئے تھے وہ پولیس والوں نے جبراً اُٹھا دیئے ہیں۔ اس سے پہلے اسی پولیس کی خدمات کی تعریف میں باشندوں کی طرف سے شکریہ کا جلسہ دعوت دیا گیا تھا۔ دوسری شکایت نئی بستی کے متعلق کیگئی ہے کہ اس کا موقعہ بالکل نامناسب ہے وہاں ایک تو مزدوروں کا ٹوٹا ہے۔ باشندوں کو سخت تکلیف ہوگی۔ دوسرے پانی پینے کا اچھا نہیں ہے۔ اور تیسرا نقص یہ بتلایا جاتا ہے کہ وہاں حفاظت مال و جان کا اطمینان مشکل ہے۔ اس لئے کہ پاس ہی بلوچ قومیں رہتی ہیں۔ دیکھا چاہیے۔ (عام)

صدف مروارید کا نیلام

ساحل مدراس کے سمندر میں صدف مروارید



کے نکالنے کا موسم حال میں ختم ہوا۔ اب کے موسم ہذا میں کل ۲ لاکھ ۸۸ ہزار صدف نکلوائے گئے۔ جن میں دو لاکھ ۸۲ ہزار روپے مقدار کے بخیہ سیپ تھے۔ مقدار مجموعی مقابل سال گذشتہ کے دس ہزار زیادہ تھی۔ موتیوں کے بہت سوداگر مقامات دور نزدیک سے جمع تھے۔ فی ہزار صدف کی زیادہ سے زیادہ قیمت دی گئی۔ وہ ایک سو اکیس روپے پونے دس آنے تھی۔ حالانکہ پچھلے سال ۹۹ روپے ۹ آنہ ۶ پائی کی شرح تھی کل آمدنی ۳۷ ہزار ۱۷۱۲ روپے ہوئی اور تمام خرچ نکال کر خالص بچت ۲۴ ہزار ۹ سو ۳۴ روپے پائی گئی ہے۔ آثار سے ظاہر ہے کہ آئندہ اس کی شرح میں اور بھی بیشی ہوگی۔ موتیوں کی قدر قیمت میں بلحاظ اوزان و مقدار کے خوبیوں کی خاطر خواہ ترقی ہے۔

موت سے نہ ڈرنیوالی قوم

جزیرہ نیوگنی کے گورنر بیان کرتے ہیں۔ کہ یہاں کے باشندے موت سے بالکل نہیں ڈرتے۔ بلکہ بڑی خوشی سے اُس کا استقبال کرتے ہیں۔ یہ لوگ پھانسی پانے کو بھی ایک معمولی بات سمجھتے ہیں۔ ایک روز ایک مجرمان کے گروہ کا مقدمہ عدالت میں چل رہا تھا پھانسی پانے والا ملزم دوران مقدمہ میں سوتا ہوا خراٹے بھرتا رہا۔ جب مجسٹریٹ نے حکم سننے کو کہا تو اٹھکر کہنے لگا کیا پھانسی دوگے؟ حکم ملا کہ ہاں ملزم نے کہا کہ میں یہی چاہتا تھا۔ شکر ہے کہ قید سے بچ گیا۔ جو زیادہ عذاب ہے۔ ایسی ہی ایک دوسرے مقدمہ میں قاتل نے بگڑ کر کہا کہ صاحب مجھے پھانسی دیدو۔ خواہ مخواہ مقدمہ کو طول کیوں دیتے ہو۔ میں پھانسی پانے کو طیار ہوں۔ اسکو موت پر ترجیح دیتا ہوں۔

امرتسر میں ایک سخت ہولناک حادثہ

۱۷ نومبر کی صبح کو جبکہ امرتسر میں بالکل امن و امان تھا۔ اور لوگ اپنے کاروبار میں مصروف ہو چکے تھے ٹھیک ساڑھے ۱۰ بجے یکدم توپ کی آواز سنائی دی۔ اور لوگوں کے دل دہل گئے پہلے تو لوگوں نے یہ خیال کیا کہ آج غلطی سے توپ ۱۲ بجے کی بجائے ساڑھے ۱۰ بجے چلگئی۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ چونک پاسیاں میں ایک سخت ہولناک حادثہ ہوا ہے اور اُسی جگہ سے یہ زبردست دھماکے کی آواز آئی ہے۔ اس واقعہ کی اصلیت یہ ہے کہ چوک پاسیاں میں نہال نامی ایک نوجوان کھتری بیٹھک میں رہا کرتا تھا۔ جہاں وہ لوہڑی کے تیوہاروں کے پٹاس کے پٹاخے بنا رہا تھا۔ نہال یہ پٹاخے سالہا سال بنایا کرتا تھا۔ اور لوہڑی کے موقعہ پہ فروخت کردیا کرتا تھا نہال کی بیٹھک میں تیار شدہ پٹاخے بڑی کافی تعداد میں پڑے ہوئے تھے اور پسی ہوئی پٹاس اور منشل بھی رکھی تھی۔ ۱۷ نومبر کی صبح کو اس بیٹھک میں درگا۔ کاکا اور گوپاندتہ نامی دوست موجود تھے۔ اور نہال اپنے پٹاخوں کے بنانے میں مصروف تھا۔ یکایک منشل اور پٹاس ملاتے ہوئے ایک سخت مہیب آواز پیدا ہوئی اور نہال کی بیٹھک کا شہتیر اکھڑ کر بازار کی دوسری سمت میں جا پڑا۔ گوپاندتہ وہیں مرگیا اور اُس کی لاش اُڑ گئی۔ جو بعد میں ساتھ والے مکان میں لاش پڑی پائی گئی۔ اور باقی دوست بھی زخمی ہوکر وہیں گرے جن میں سے دو ہسپتال پہونچتے ہی چل بسے اور صرف چوتھا درگا نامی زندہ ہے۔ مگر وہ بھی سسک رہا ہے۔ نہال کی بیٹھک کی چھت کی طرح محبوب عطار کے ساتھ والے مکان کی چھت بھی گر گئی اور کوچہ نگراں کے کئی مکانوں کو اس ہولناک دھماکے سے نقصان پہونچا۔

موقعہ پر سب سے پہلے پولیس کی طرف سے بابو قدرت اللہ صاحب چند کانسٹبلوں کے پہونچا اور پھر تھوڑی دیر میں پولیس کے تمام چیدہ افسر موقعہ واردات پر پہونچے۔ شہر میں اس ہولناک حادثہ کا ذکر نہایت زور شور سے ہو رہا ہے۔ مگر عوام کا خیال ہے کہ اُس کی تہ میں کوئی سنجیدہ بات نہیں۔ نہال ایک قمار باز اور بدچلن شخص تھا۔ جسے گورے بھی خاطر میں لاچکی تھی۔ اور اُس کے باقی دوست قمار باز تھے۔ گو یہ سب کارروائی ایک آوارہ لڑکے کی نالائقی سے نادانستہ اور غیر متوقعہ طور پر ظہور میں آئی واقعہ نتیجہ کے لحاظ سے کیسا ہی ہولناک اور نقصان دہ کیوں نہ ثابت ہوا مگر در اصل اُس کے ساتھ کوئی سنجیدہ بات وابستہ نہیں ہو سکتی چونکہ پٹاخے بنانے والے سب آوارہ اور ان پڑھ ہندو تھے۔ اس لئے کسی مسلمان اخبار نے بھی ہندوؤں پر بم کا الزام لگانے کی مہربانی نہیں فرمائی۔ (ہندوستان)

سردار میاسنگھ کا انتقال پرملال

بٹالے سے افسوسناک خبر آئی ہے کہ سردار میاسنگھ مالک کارخانہ ہیرے کا مرض چند روز کی بیماری کے بعد انتقال کرگئے۔ سردار صاحب اپنے پرائیوٹ حلقہ میں نہایت فیاض اور نیک نفس آدمی تھے۔ مستحق اشخاص کی مدد کرنے میں کبھی دریغ نہ کرتے تھے۔ بٹالہ میں جو آپ کا وطن تھا آپ نے دس ہزار روپیہ لگا کر ایک خیراتی شفاخانہ قائم کیا تھا۔ ہندوؤں کے فائدے کے کام میں سردار صاحب کسی سے پیچھے نہیں رہتے تھے۔ اہل بٹالہ نے آپ کی موت پر بہت رنج و افسوس کیا اور ارتھی کے روز تمام سکول اظہار تعظیم میں بند کئے گئے تھے۔

کوہاٹ ریلوے لائن پر ایک حادثہ وقوع میں آیا۔ نمبر دس ڈاؤن ٹرین پشاور سے آرہی تھی کہ کوہاٹ سے تین چار میل ورے موضع توغ کے تین لڑکے بعمر ۱۰۔۱۱۔۸ سال کھیل رہے تھے۔ انہوں نے ریل کو آتے دیکھکر ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر سڑک کو بھاگ کر عبور کرنا شروع کردیا حتی کہ ٹرین کا انجن ان سے بالکل قریب آگیا۔ اس اثنا میں بڑے لڑکوں نے دو دفعہ لائن کو عبور کیا۔ لیکن چھوٹا ۸ سالہ لڑکا انجن کے جھٹکے کے ساتھ ٹکر کھاتے ہی بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ اُس وقت ٹرین ٹھہرائی گئی۔ لڑکے کا ماتھا کھلگیا۔ اور کھوپڑی کی پچھلی جانب بھی چوٹ آئی گارڈ نے ان تینوں لڑکوں کو گرفتار کرکے ٹرین میں سوار کیا۔ اور کوہاٹ پہونچکر لڑکوں کو حوالہ پولیس کردیا۔ پولیس نے مجروح کو وہاں کے ہسپتال میں بہر علاج بھیج دیا ہے۔

اخبار عام۔

گلدستہ اخبار

پنجاب میں مردم شماری کے متعلق چیف کورٹ کے ججان عالیہ نے حکم دیا کہ ۱۰ اور ۱۱ مارچ کے دونوں روز پنجاب کی تمام عدالتیں بند رہیں تاکہ شمار کرنے میں کسی قسم کی رکاوٹ پیش نہ آوے۔

عجیب نہیں کہ تمام دفاتر میں تعطیل کا دینا منظور کیا جاوے

ڈیرہ غازیخاں کے باشندوں کی مدد کیلئے دور دور سے چندہ بھیجا جاتا ہے۔ پارسی انفرید کمپنی نے کراچی سے ایک روز کی آمدنی چندہ میں دی۔ اسی طرح دوسرے تھیٹریکل کمپنیوں نے بھی کیا تھا۔

نواب لفٹنٹ گورنر صاحب پنجاب بہادر نے کانگڑہ میں کاریل کے لئے مزید ہدایتیں نافذ فرمائی ہیں یعنی کہ بلا منظوری لوکل گورنمنٹ کے منفصلہ ذیل مقامات کے لئے تعداد مقررہ سے زیادہ لائسنس نہ دیئے جاویں۔ مثلاً تحصیل کلو ۔ سراج میں اور لاحول میں، اس تعداد سے زیادہ کے لئے باضابطہ درخواست کرنی چاہئے۔

حضور لارڈ ہارڈنج نے اہل بمبئی کے اڈریس کے جوابات میں کہا ہماری پالیسی کا خلاصہ ہوگا دلیری و ہمدردی۔

حضور نے کہا کہ ہم لارڈ منٹو بہادر کی پالیسی کے قدم بقدم چلیں گے۔ ہندوستان کے لئے اچھے دن ہیں۔

حضور لارڈ منٹو نے چارج سے سبکدوشی پائی کلکتہ سے آپ کی روانگی بھی پبلک تھی ۲۳ نومبر کو

ڈاکٹر کیلب صاحب نے لکچر میں کہا پنجاب میں زہریلے سانپوں کی تین ذاتیں ہیں کل ذاتیں ۵۰۰ ہیں۔

حضور شاہ قیصر دربار دہلی میں تشریف لائینگے اُمید ہے کہ اہل ہند نمایاں رعائتیں حاصل کرینگی۔

گذشتہ ستمبر کے پچھلے پربی میلہ پر گنگا جی باڑہ سے دبقول پرتاب ۔ پوسٹ دہلی) ۲۰۰۰ یاتری بہ گئے تھے۔

لاہور میں شیرخوار بچے زیادہ مرتے ہیں۔ اصلاح دولی چیف ہیلتھ کی تجویز ہے کہ ایک چیدہ کمیٹی مقرر کیجاوے۔

جدید حضور دیہرے کی مسند نشینی کا شاہی اعلان تمام جنگی جہازوں کی پریڈ میں سنایا گیا ہے۔

سرحدی لوٹیروں نے اسمٰعیل خاں کے تین دیہات پر ڈاکے مارے۔ علاوہ مال لوٹنے کے ایک ہندو کو بھی لیگئے۔

ناگپور کے ایک اخبار کا ایڈیٹر اور مالک ایک مقدمہ لائیبل کے خوف سے فرار و روپوش ہوگئے ہیں۔ لیکن نامہ نگار رام لال کو دو ماہ قید محض اور دو سو روپیہ جرمانہ وہ سزا اپیل میں بھی بحال رہی۔ اُس نے لکھا تھا کہ کارخانہ کانپور کی کھانڈ سودیشی نہیں بلکہ بدیسی ہے اور سودیشی کا دھوکا ہے۔

حضور لارڈ منٹو کلکتہ سے رخصت ہوکے الوداع وسلام ہامی ۱۴ توپ کی سلامی ۲۵ نومبر کو بمبئی پہونچگئے۔

پچھلے سال ہندی کانوں سے ایک کروڑ پونے اٹھتیس لاکھ ٹن کوئلہ نکالا گیا ترقی خاطرخواہ ہے۔

معزول شاہ ایران اوڈیسہ (روس) سے بغرض تبدیل آب و ہوا بیو الٹرفرانس گئے جہاں قریب دو ماہ کے ٹھہرکر پھر اوڈیسہ میں پہنچیگے۔ ملکہ ایران اوڈیسہ سے حج کو چلی گئیں۔

بوشہر ایران کے بندرگاہ میں جرمنی بھی آئندہ سال اپنا ایک کانسل مقرر کریگا۔

قیصر جرمنی نے روس جا کر مقام پوٹسڈم میں زار روس سے ملاقات بازدید کی۔

پرتگال کے متعلق برٹش ۔ فرانسیسی ۔ اسپینی اور اطالین وزرا نے جمہوریت تسلیم کی۔

امپیریل کانفرنس لنڈن میں وسط مئی ۱۹۱۱ء میں شروع ہوکر قریباً ایک ماہ تک کام کریگی۔

اٹاوہ کے ہسپتال میں ایکس ریز اور تازہ ترین آلات جراحی کی خرید کے لئے لالہ برج کشور ٹنڈن اور لالہ رام ناتھ ٹنڈن نے ۱۵ ہزار روپیہ کی رقم عطا کی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ نے لالہ صاحبان کا شکریہ ادا کیا۔

اطلاع ضروری

حسب معمول اپنے اور اپنے خریداروں کے فائدے اور آسانی کے لئے ہم ۲ جنوری ۱۹۱۱ء کو اخبار اُن صاحبوں کے نام جنکا چندہ بابت ۱۹۱۱ء وصول نہیں ہوا وی۔ پی بھیجینگے۔ وی۔ پی کے بھیجنے اور وصول کرنے میں کوئی بہتری نہیں بلکہ آسانی ہے منی آرڈر کرانے کی تکلیف اٹھانی نہیں پڑتی۔ کیونکہ قیمت ہرجانب میں پیشگی ہی جاتی ہے۔ اس لئے جن صاحبوں کی طرف سے ۱۹۱۱ء کا چندہ وصول نہیں ہوگا اُن کا اخبار بند کر دیا جائیگا

المشتہر مینیجر نور افشاں

ضرورت

۲ ۱

میونسپل زنانہ ہسپتال سبزی منڈی کیلئے ایک فیمیل کمپونڈر کی ضرورت ہے تنخواہ مبلغ ؏ روپیہ ماہوار اور مکان مفت درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

مسز ولیم جان ۔ زنانہ ہسپتال سبزی منڈی دہلی

اشتہار

۳ ۱

اشتہار دیا جاتا ہے کہ انڈیا سنڈے سکول یونین کی طرف سے اُردو فارسی کے کارڈ بابت ۱۹۱۱ء اب بالکل تیار ہیں یعنی انجمن تلاوت کنندگان بائیبل کی فہرستیں جنکی قیمت فقط ارفی فہرست ہے خریدار دیکھے خوش ہونگے کیونکہ یہ کارڈ اصل کے مطابق مکمل ہیں سکولوں اور ہسپتالوں کو رعایت سے اور یتیم خانوں کو درخواست پر مفت مل سکتے ہیں ذیل کے پتہ پر درخواستیں آنی چاہئیں

مس این ۔ وائلی ۔ لودیانہ پنجاب

ضرورت

ایک مسیحی کمپونڈر عورت کی ایک مستورات کی ڈسپنسری کے لئے ضرورت ہو۔ جس پر سالہ کے پاس مڈوائفری کا ڈپلوما بھی ہوگا اسکو ترجیح دیجاویگی۔ تنخواہ حسب لیاقت ملیگی ذیل کے پتہ پر درخواست

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس ہوے اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب 〃 عا۲؍
غیر ممالک سے 〃 ۸؍
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸؍	۱۲؍	ے
چوتھائی کالم	۱۲؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	مہ ۸؍
پورا کالم	عہ	مہ عہ	مہ
پورا صفحہ	مہ	معہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲؍ مابعد کے لئے ۱؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +
نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اسکے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھر اکر بہت ہی گھبراتے ہیں مگر پہلے ہی سے تصور اسکا جو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی اپنے گھر میں ڈال رکھتے ہو یہ اعلیٰ عرق کافور پچیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی (۴؍) چار آنہ + محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵؍) پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹروں کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی اور اشتہا کا کم ہونا بسبب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گو دے کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +
قیمت فی شیشی ۸؍ آٹھ آنہ محصولڈاک ۵؍ (پانچ آنہ) مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۶ء

پُرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ؍ سوا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +
کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کر دنول فکرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ ۹ سے ماعہ کر دنول عہ +
مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے عہ؍ محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲؍ فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +
یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہیری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور انکے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے جس سے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بُک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +
جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہر سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعے +

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔

۱- جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر صوبہ پنجاب و صوبہ سرحدی مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۱۰ئہ کو تحریر فرماتے ہیں آج اس شفاخانہ کو دیکھکر بہت خوش ہوا جو سردار میا سنگھ آہلو والیہ کی فیاضی سے قایم ہوا ہے یہ شفاخانہ اہل شہر کے لئے بہت فایدہ مند ثابت ہوا ہے اور باشندگان بٹالہ کو سردار صاحب کا مشکور و ممنون ہونا چاہیے +

۲- میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں۔ استعمال کر کے مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غُبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے + راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند +

۳- جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید سرمہ ممیرے کا منگوا کر استعمال کیا۔ حد درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی۔ آپ کا سرمایہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے۔ تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے + راقم۔ مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگوال اودھ +

ممیرے کا سرمہ

پانچہزار روپیہ کا انعام (۵۰۰۰) اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا بنک میں یہی مطلب سے جمع کیا گیا

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائیت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ بل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش۔ وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے +

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلو والیہ

مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

۴- جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب آہلو والیہ سلامت بر آپ مہربانی کر کے ایک تولہ سفید سرمہ ممیرہ قسم اعلیٰ قیمتی تین روپیہ فی تولہ ذیل کے پتہ پر وی۔ پی۔ عنایت کیجیگا جناب سردار صاحب میں نے آپکے سرمہ کو تین برس سے اپنی آنکھوں پر استعمال کر کے آزمایا نہایت مفید پایا میں نے سب انگریزی دوا استعمال کیں مگر جو فائدہ آپکے سرمہ سے ہوا کسی سے نہیں ہوا آنکھ کی ہر بیماری کیلئے مفید ہے میں آپکا نہایت شکرگذار ہوں۔ راقم پادری جی ایچ اسمارٹ پریچر ایم۔ ای مشن انچارج ضلع رائے بریلی ۲۰ مئی ۱۹۱۰ئہ۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی۔ اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائی برادرز چھپا اور شایع ہوا